امامیہ مشن لکھنؤ کا ترپنواں (۵۳) تبلیغی رسالہ

(رجسٹرڈ)

نہج البلاغہ کا استناد

مطبوعہ سرفراز قومی پریس وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ

قیمت ۳/ | محصول ڈاک ۱/

آپ مذہب کی حمایت کیونکر کر سکتے ہیں؟

(۱) امامیہ مشن کی ممبری قبول فرما کر۔
(۲) امامیہ مشن کے استقلال فنڈ کے ٹکٹ خرید فرما کر۔
(۳) امامیہ مشن کے تبلیغی رسائل خرید کر۔

جس سے آپ کی مذہبی معلومات میں اضافہ ہوگا اور مشن کی امداد بھی ہو جائیگی۔

(۴) امامیہ مشن کے تبلیغی رسائل ہم سے رعایتی قیمت پر خرید فرما کر غیر مذاہب میں مفت تقسیم کر کے (جیسا کہ بعض ہمدردانِ ملت عامل ہیں)

امامیہ مشن ۳۵ تبلیغی رسائل چھ سال کے اندر اندر شائع کر چکا ہے جس کی کل تعداد ۸۰ ہزار سے اوپر پہونچ چکی ہے۔

ہر سال عشرۂ ماہ محرم میں اردو، ہندی، انگریزی رسائل غیر مذاہب میں مفت تقسیم کرتا ہے۔ لکھنؤ کی اچھوت کانفرنس میں دو زبانوں میں مفت رسائل تقسیم کیے ہیں۔

(خادم مذہب)

آنریری سکریٹری امامیہ مشن۔ وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ

نہج البلاغہ کا استناد

مصنفہ

حضرت فخر المحققین سید العلماء مولانا سید علی نقی صاحب قبلہ مجتہد العصر دام ظلہ

مطبوعہ سرفراز قومی پریس وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ

امامیہ مشن لکھنؤ کی ۵۳ ترپنویں دینی خدمت

نہج البلاغہ جو امیر المومنینؑ کے کلام کا مجموعہ ہے اس میں بہت سے اختلافی مسائل پر بھی حضرت کے تصریحات موجود ہیں جو مسلمانوں کیلئے دلیل راہ بن سکتے ہیں۔ لیکن بعض افراد اپنے ذاتی اغراض کے ماتحت اس کے استنا دواعتبا میں گفتگو کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔

حضرت سید العلماء دام ظلہ نے اس موضوع کو پیش نظر رکھکر اس تبصرہ کو تحریر فرمایا ہے جو تحقیقی لٹریچر میں ایک گرانقدر اضافہ ہے۔

امید ہے کہ اہل ذوق اس کتاب کو قدر کی نگاہ سے دیکھیں گے۔ اور مشن کی اس خدمت کو جو اس کتاب کی اشاعت کے ساتھ انجام پا رہی ہے عملی ہمت افزائی کے ساتھ قبول فرمائیں گے۔ والسلام

خادم مذہب
محمد رضا نقوی
سکریٹری امامیہ مشن
وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ

شعبان ۱۳۵۶ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ علیٰ سیّد المرسلین وآلہ الطاہرین

"نہج البلاغہ" اُن خطب و مکاتیب اور وصایا و حکم کا نام ہے جو علامہ سید رضی نے سوئے قدیم و معتبر ترین کتب سے حضرت امیر المومنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام کے کلام سے جمع فرمائے ہیں۔

اگر قوت احساس اور ذوق بلاغت کوئی چیز ہے اور اگر کسی کتاب کے طرز تحریر اور معیار عبارت سے کسی مصنف کی طرف اُسکی نسبت کے صحت و عدم صحت کو دریافت کیا جاسکتا ہے تو ہم وثوق کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ جس طرح ایک غیر مسلم کے سامنے قرآن کریم کے کلام الٰہی ہونے کا بہترین ثبوت اُس کا محیر العقول طرز بیان اور ہمت شکن اسلوب کلام ہے جس سے انسانی طاقتیں عاجز نظر آتی ہیں۔ اسی طرح نہج البلاغہ کے کلام امیر المومنینؑ ہونے کا بہترین ثبوت اُس کا حیرت انگیز معیار فصاحت اور عنوان بیان ہے جس سے عام انسانوں کی طاقتیں قاصر ہیں۔

اسی بنا پر اگرچہ نہج البلاغہ ایک شیعی عالم کی جمع کی ہوئی کتاب ہے لیکن اسکے کلام امیر المومنینؑ ہونے کا اعتراف رواداراور وسیع النظر علمائے اہل سنت نے بھی کیا ہے اور انھوں نے اس کتاب کو بہترین ثبوت امیر المومنینؑ کے درجہ فصاحت و بلاغت کا قرار دیا ہے۔

وہ کشادہ حوصلگی کے ساتھ اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ یہ کتاب کلامِ خالق کے ماتحت ہر مخلوق کے کلام سے بلند ہے جن میں سے بعض تصریحات جو سرِدست ہمارے پیشِ نظر ہیں درج کیے جاتے ہیں۔

(۱) علامہ ابو حامد عبد الحمید بن ہبۃ اللہ معروف بابن ابی الحدید مدائنی بغدادی متوفی ۶۵۵ھ جنھوں نے اس کتاب کی مبسوط شرح لکھی ہے وہ حضرت امیرؑ کے فضائلِ ذاتیہ میں فصاحت کے ذیل میں لکھتے ہیں:۔

اما الفصاحۃ فہو امام الفصحاء و سید البلغاء وعن کلامہ قیل دون کلام الخالق وفوق کلام المخلوقین ومنہ تعلّم الناس الخطابۃ والکتابۃ قال عبد الحمید بن یحییٰ حفظت سبعین خطبۃ من خطب الاصلع ففاضت ثم فاضت وقال ابن نباتۃ حفظت من الخطابۃ کنزا لا یزیدہ الانفاق الا سعۃ وکثرۃ حفظت مائۃ فصل من مواعظ علی ابن ابیطالبؑ ولما قال محفن ابن ابی محفن لمعاویۃ جئتک من عند اعیی الناس قال لہ ویحک کیف یکون اعیی الناس فواللہ ما سنّ الفصاحۃ لقریش غیرہ ویکفی ہذا الکتاب الذی نحن شارحوہ دلالۃ علی انہ لا یجاری فی الفصاحۃ ولا یباری فی البلاغۃ۔

"فصاحت کا آپکی یہ عالم ہے کہ آپ فصحاء کے امام اور بلغاء کے سرگروہ ہیں۔ آپ ہی کے کلام کے متعلق یہ مقولہ ہے کہ وہ خالق کے کلام کے نیچے اور تمام

مخلوقین کے کلام سے بالاتر ہے اور آپ ہی سے دنیا نے خطابت و کتابت کے فن کو سیکھا۔ عبدالحمید بن یحییٰ نے کہا کہ میں نے ستر خطبے حضرت علی کے خطبوں سے یاد کیے تو انھوں نے مجھے فیض پہونچایا اور کتنا فیض پہونچایا۔ اور ابن نباتہ نے کہا ہے کہ میں نے خطابت کا وہ ذخیرہ محفوظ کیا ہے جو صرف ہونے سے بڑھتا ہی جائے گا۔ میں نے سو فصلیں مواعظ علی ابن ابیطالب میں سے یاد کی ہیں۔ اور جب محقن ابن ابی محقن نے (خوشامد میں) معاویہ سے کہا کہ میں سب سے زیادہ گنگ شخص کے پاس سے آرہا ہوں تو معاویہ نے کہا کہ خبردار۔ وہ گنگ کیسے کہے جاسکتے ہیں حالانکہ خدا کی قسم حقیقتاً فصاحت کا راستہ قریش کو نہیں دکھایا مگر انھوں نے۔ اور کافی ہے یہی کتاب جس کی ہم شرح لکھ رہے ہیں اس امر کے ثابت کرنے میں کہ حضرت فصاحت میں وہ بلند درجہ رکھتے ہیں کہ کوئی آپ کیساتھ نہیں چل سکتا اور بلاغت میں آپکا مقابلہ نہیں کیا جاسکتا۔"

علامہ مذکور دوسرے موقع پر لکھتے ہیں۔

ان کثیراً من فصوله داخل فی باب المعجزات المحمدية لاشتمالها علی الاخبار الغيبية وخروجها من وسع الطبيعة البشرية.

اس کتاب کے اکثر مقامات حضرت رسول اکرمؐ کا معجزہ کہے جاسکتے ہیں۔ اس لیے کہ وہ غیبی خبروں پر مشتمل ہیں اور انسانی طاقت کے حدود سے بالاتر ہیں۔" اور خصوصیت سے خطبۂ شقشقیہ کے متعلق جو اکثر اشخاص کے اغراض مذہبی کے خلاف ہونے کی بناء پر خصوصیت سے شبہات و شکوک کا آماجگاہ بنایا جاتا ہے۔ علامہ ابن ابی الحدید نے

اپنے استاد ابوالخیر مصدق بن شبیب واسطی کا ایک واقعہ نقل کیا ہے کہ انھوں نے جب اپنے استاد شیخ ابو محمد عبداللہ بن احمد معروف بابن خشاب کے سامنے یہ خطبہ پڑھا تو اُن سے دریافت کیا اتقول انھا منحولۃ کیا آپ کا خیال ہے کہ یہ خطبہ صحیح نہیں ہے اور بنایا ہوا ہے؟

ابن خشاب نے کہا: "لا واللّٰہ وانی لا علم انھا کلامہ کما اعلم انک مصدق ہرگز نہیں بلکہ مجھے اس بات کا کہ حضرت علی کا کلام ہے اتنا ہی یقین ہے جتنا اس بات کا کہ تم مصدق ہو"۔

مصدق نے کہا۔ ان کثیرا من الناس یقولون انھا من کلام الرّضی "اکثر لوگوں کا تو یہ خیال ہے کہ وہ خود سید رضی کا لکھا ہوا ہے"۔

ابن خشاب نے کہا۔ انی للرّضی ولغیر الرّضی ھذا النفس وھذا الاسلوب وقد وقفنا علی رسائل الرّضی وعرفنا طریقتہ وفنّہ فی الکلام المنثور وما یقع مع ھذا الکلام فی خل ولا خمر ثم قال واللّٰہ لقد وقفت علی ھذہ الخطبۃ فی کتب صنّفت قبل ان یخلق الرّضی بمأتی سنۃ ولقد وجدتھا مسطورۃ بخطوط اعرفھا واعرف خطوط من ھی من العلماء واھل الادب قبل ان یخلق النقیب ابو احمد والد الرّضی۔

"بھلا رضی یا رضی کے علاوہ کسی اور کو کہاں یہ قدرت اور یہ طرز بیان ہم نے سید رضی کے خطوط دیکھے ہیں اور اُن کے طرز نگارش کو پہچانتے ہیں اُس کو اس

کلام سے کوئی تعلق ہی نہیں۔ خدا کی قسم میں نے اس خطبہ کو اُن کتابوں میں دیکھا ہے جو رضی کی پیدائش کے دو سو سال پہلے تصنیف ہوئی ہیں اور میں نے اس کو ایسے علماء و ادباء کے خطوط سے لکھا پایا ہے جن کی تحریر کو میں پہچانتا ہوں اور وہ ابو احمد نقیب یعنی سید رضی کے والد کے بھی خلق ہونے کے پہلے تھے"

اس کے بعد خود علامہ ابن ابی الحدید کا بیان ہے کہ:- وقد وجدنا انا كثيرا من هذه الخطبة فی تصانيف شيخنا ابی القاسم البلخی امام البغداديين من المعتزلة وكان فی دولة المقتدر قبل ان يخلق الرضی بمدة طويلة ووجدت ايضا كثيرا منها فی كتاب ابی جعفر ابن قبة احد متكلمی الامامية وهو الكتاب المشهور المعروف بكتاب الانصاف وكان ابو جعفر هذا من تلامذة الشيخ ابی القاسم البلخی ومات فی ذلك العصر قبل ان يكون الرضی موجودًا۔

میں نے اس خطبہ کے اکثر اجزا شیخ ابو القاسم بلخی بغدادی کے تصانیف میں دیکھے ہیں جو سید رضی کی پیدائش کے بہت پہلے مقتدر باللہ عباسی کے زمانہ میں تھے۔ نیز اکثر اجزا اس کے ابو جعفر بن قبہؒ کی کتاب "الانصاف" میں دیکھے ہیں۔ یہ فرقہ امامیہ کے متکلم تھے اور شیخ ابو القاسم بلخی کے تلامذہ میں سے تھے۔ اور اسی زمانہ میں انکا انتقال ہو گیا قبل اس کے کہ علامہ سید رضی عالم وجود میں آئیں۔

(۳) ابو السعادات مبارک مجد الدین ابن اثیر جزری متوفی سنہ ۶۰۶ھ نے اپنی مشہور کتاب "نہایہ فی غریب الحدیث والاثر" میں نہج البلاغہ کے مندرجہ خطبہ شقشقیہ کو

الفاظ امیر المومنین تسلیم کرتے ہوئے اُن کے الفاظ کو حل کیا ہے۔ چنانچہ اسوقت ہمارے سامنے داہنی طرف نہج البلاغہ اور بائیں طرف نہایہ ابن اثیر دونوں کتابیں کھلی رکھی ہیں اور ہم نہج البلاغہ سے سلسلہ وار فقرات نقل کرکے نہایہ ابن اثیر میں انکا وجود ثابت کرتے ہیں جس کے بعد دیکھنے والے کو کوئی شبہ باقی نہ رہیگا کہ نہج البلاغہ کے مندرجہ عبارات علمائے اسلام کے نزدیک امیر المومنینؑ کی طرف صحیح نسبت رکھتے ہیں۔

۱۔ نہج البلاغہ مطبوعہ مصر صفحہ ۱۹ ثم انشأ سبحانہ فتق الاجوآء وشق الارجاء وسکائک الھوآء۔

نہایہ لغت (رجو) منہ حدیث علیؑ فتق الاجوآء وشق الارجاء۔ لغت (سکک) منہ حدیث علیؑ شق الارجاء وسکائک الھوآء

۲۔ صفحہ ۲۰۔ فرفعہ فی ھوآء منفتق وجوّ منفھق۔

نہایہ لغت (فہق) منہ حدیث علیؑ فی ھوآء منفتق وجوّ منفھق۔

ایضاً صفحہ ۲۰۔ بغیر عمد یدعمھا ولا دسار ینظمھا۔

نہایہ لغت (دسر) فی خطبۃ علیؑ رفعھا بغیر عمد یدعمھا ولا دسار ینظمھا

۳۔ صفحہ ۲۱۔ فی فلک دائر وسقف سائر ورقیم مائر۔

نہایہ لغت (رقم) منہ حدیث علیؑ فی صفۃ السمآء سقف سائر ورقیم مائر۔

۴۔ صفحہ ۲۲۔ تربۃ سنّھا بالمآء حتی خلصت ولاطھا بالبلّۃ حتی لزبت۔

نہایۃ لغت (لزب) فی حدیث علیؓ ولاطها بالبلۃ حتی لزبت۔

ایضاً لغت (لوط) فی خطبۃ علیؓ ولاطها بالبلۃ حتی لزبت۔

۵۔ صفحہ ۳۲۔ والناس فی فتن انجذم فیها حبل الدین وتزعزعت سواری

الیقین واختلف النجر وتشتت الامر۔

نہایہ لغت (نجر) فی حدیث علیؓ واختلف النجر وتشتت الامر

۶۔ صفحہ ۳۵ خطبہ شقشقیہ طفقت ارتأی بین ان اصول بید جذاء او

اصبر علی طخیۃ عمیاء۔

نہایہ لغت (جذ) منہ حدیث علیؓ اصول بید جذاء ویروی بالحاء

المہملۃ۔

ایضاً لغت (حذذ) فی حدیث علی اصول بید حذاء ۔ یروی بالجیم۔

وکانها بالجیم اشبہ۔

۷۔ صفحہ ۳۷۔ فصاحبها کراکب الصعبۃ ان اشنق لها خرم وان اسلس لها

تقحم۔

نہایہ لغت (شنق) فی حدیث علی ان اشنق لها خرم۔

۸۔ صفحہ ۳۹۔ لکنی اسففت اذا سفوا وطرت اذا طاروا۔

نہایہ لغت (سفف) فی حدیث علیؓ لکنی اسففت اذا سفوا۔

۹۔ ایضاً صفحہ ۳۹ الی ان قام ثالث القوم نافجا حضنیہ بین نثیلہ ومعتلفہ۔

نہایہ لغت (نفج) منہ حدیث علی نافجا حضنیہ۔ ایضاً لغت (نثل) فی حدیث علی بین نثیلہ و معتلفہ

۱۰۔ صفحہ ۴۰۔ قام معہ بنو ابیہ یخضمون مال اللہ خضم الابل نبتۃ الربیع

نہایہ لغت (خضم) فی حدیث علی فقام الیہ بنو امیۃ یخضمون مال اللہ خضم الابل نبتۃ الربیع۔

۱۱۔ ایضاً صفحہ ۴۰ مجتمعین حولی کربیضۃ الغنم۔

نہایہ لغت (ربض) منہ حدیث علی والناس حولی کربیضۃ الغنم۔

۱۲۔ صفحہ ۴۱۔ لکنھم حلیت الدنیا فی اعینھم وراقھم زبرجھا۔

نہایہ لغت (حلا) فی حدیث علی لکنھم حلیت الدنیا فی اعینھم۔

نہایہ لغت (زبرج) فی حدیث علی حلیت الدنیا باعینھم وراقھم زبرجھا۔

۱۳۔ ایضاً صفحہ ۴۱۔ اما والذی فلق الحبۃ وبرأ النسمۃ

نہایہ لغت (فلق) منہ حدیث علی والذی فلق الحبۃ وبرأ النسمۃ۔

ایضاً لغت (نسم) منہ حدیث علی والذی فلق الحبۃ وبرأ النسمۃ۔

۱۴۔ ایضاً صفحہ ۴۱۔ لالفیتم دنیاکم ھذہ ازھد عندی من عفطۃ عنز

نہایہ لغت (عفط) فی حدیث علی ولکانت دنیاکم ھذہ اھون علی من عفطۃ عنز۔

ایضاً لغت (عطف) فی حدیث علی ولکانت دنیاکم عندہ [illegible]

علیؓ من عطفة عنز۔

(اس قسم کا جزئی اختلاف اختلافِ نسخ کا نتیجہ ہے جس سے کوئی قدیمی کتاب محفوظ نہیں ہوا کرتی)

۱۵۔ صفحہ ۴۳۔ تلك شقشقة هدرت ثم قرّت۔

نہایہ لغت (شقشق) ومنہ حدیث علی فی خطبة له تلك شقشقة هدرت ثم قرّت۔

یہاں تک سب خطبہ شقشقیہ کے الفاظ تھے۔

۱۶۔ صفحہ ۴۶۔ بل اندمجت على مكنون علم لو بحت به لاضطربتم اضطراب الارشية في الطوي البعيدة

نہایہ لغت (دمج) ومنہ حدیث علیؓ بل اندمجت على مكنون علم لو بحت به لاضطربتم اضطراب الارشية في الطوي البعيدة۔

۱۷۔ صفحہ ۴۷۔ فركب بهم الزلل وزين لهم الخطل۔

نہایہ لغت (خطل) فی خطبة علی فركب بهم الزلل وزيّن لهم الخطل۔

۱۸۔ صفحہ ۴۸۔ فقد اقرّ بالبيعة وادّعى الوليجة۔

نہایہ لغت (ولج) فی حدیث علیؓ اقرّ بالبيعة وادّعى الوليجة۔

۱۹۔ صفحہ ۵۱۔ وايم الله لتغرقن بلدتكم حتى كأني انظر الى مسجدها كجؤجؤ سفينة (او نعامة جاثمة۔ وفي رواية كجؤجؤ طير في لجة بحر۔

نہایہ لغت (جؤجؤ) فی حدیث علیؑ کانی انظر الی مسجدها کجؤجؤ سفینة او نعامة جاثمة او کجؤجؤ طائر فی لجة بحر۔

۲۰۔ صفحہ ۵۲۔ ذمتی بما اقول رهینة وانا به زعیم۔

نہایہ لغت (زمم) فی حدیث علی ذمتی رهینة وانا به زعیم۔

ایضاً (زعم) منہ حدیث علی ذمتی رهینة وانا به زعیم۔

۲۱۔ صفحہ ۵۳۔ والذی بعثه بالحق لتبلبلنّ بلبلة ولتغربلنّ غربلة۔

نہایہ لغت (بلبل) منہ خطبة علی لتبلبلنّ بلبلة ولتغربلنّ غربلة۔

۲۲۔ ایضاً صفحہ مذکورہ۔ واللّٰہ ما کتمت وشمة ولا کذبت کذبة۔

نہایہ لغت (وشم) فی حدیث علی واللّٰہ ما کتمت وشمة۔

۲۳۔ صفحہ ۵۶۔ لا یهلك علی التقوی سنخ اصل ولا یظمأ علیها زرع قوم

نہایہ لغت (سنخ) فی حدیث علیؑ لا یظمأ علی التقوی سنخ اصل۔

یہ بھی اختلاف نسخہ کا نتیجہ ہے۔

۲۴۔ صفحہ ۵۸۔ ورجل قمش جهلا موضع فی جهال الامة عاد فی اغباش الفتنة (محشی لکھتے ہیں) ویروی غارّ فی اغباش الفتنة

نہایہ لغت (غبش) منہ حدیث علی قمش علما غارّا باغباش الفتنة

۲۵۔ صفحہ ۶۰۔ یذری الروایات اذراء الریح الهشیم۔

محشی کتاب محمد عبدہ لکھتے ہیں۔ ویروی یذرو الروایات کما تذرو

الریح الهشیم۔

نہایہ لغت (ذرو) منہ حدیث علیؓ یذر والرّوایات ذرو الرّیح

الهشیم۔

۲۶۔ صفحہ ۶۶۔ الّا وان الشیطان قد ذمر حزبہٗ واستجلب جلبہ۔

نہایہ لغت (ذمر) منہ حدیث علیؓ الا وان الشیطان قد

ذمر حزبہ

۲۷۔ صفحہ ۶۷ ھبلتہم الھبول لقد کنت وما اھدّد بالحرب۔

نہایہ لغت (ہبل) منہ حدیث علیؓ ھبلتہم الھبول۔

۲۸۔ ایضاً صفحہ مذکورہ۔ فاذا رأی احدکم لا خیہ غفیرۃ اھل

اومال اونفس فلاتکوننّ لہ فتنۃ۔

نہایہ لغت (غفر) فی حدیث علی اذا رأی احدکم لاخیہ غفیرۃ من اھل

اومال فلایکونن لہ فتنۃ۔

۲۹۔ ایضاً صفحہ مذکورہ فان المرء المسلم مالم یغش دناءۃ تظھر فیخشع

لھا اذا ذکرت وتغری بھا لئام الناس کان کالفالج الیاسر

نہایہ لغت (فلج) فی حدیث علیؓ ان المسلم مالم یغش دناءۃ یخشع

لھا اذا ذکرت وتغری بھا لئام الناس کالیاسر الفالج۔

ایضاً لغت (یسر) فی حدیث علیؓ انّ المسلم مالم یغش دناءۃ یخشع

لها اذا ذکرت وتغری بها لئام الناس کالیاسر الفالج۔

۳۰۔ صفحہ ۲۷ ۔ اللّٰھمّ مث قلوبھم کمایماث الملح فی المآء

نہایہ لغت (میث) منہ حدیث علی اللھم مث قلوبھم کما یماث الملح فی المآء۔

۳۱۔ صفحہ ۵۷ ۔ البسہ اللہ ثوب الذل وشملۃ البلآء ودیث بالصغار والقمآء۔

نہایہ لغت (دیث) فی حدیث علی ودیث بالصغار۔

۳۲۔ صفحہ ۷۷ ۔ فاذا امرتکم بالسیر الیھم فی ایام الصیف قلتم ھذہ حمارّۃ القیظ امھلنا یسبخ عنا الحر واذا امرتکم بالسیر الیھم فی الشتآء قلتم ھذہ صبارّۃ القر امھلنا ینسلخ عنا البرد۔

نہایہ لغت (حمر) فی حدیث علی حمارّۃ القیظ ای شدۃ القیظ

" " (سبخ) منہ حدیث علیؓ امھلنا یسبخ عنا الحرّ ای یخفّ۔

" " (صبر) فی حدیث علیؓ قلتم ھذہ صبارّۃ القر۔

۳۳۔ صفحہ ۷۸ ۔ لقد نھضت فیھا وما بلغت العشرین وھا انا قد ذرفت علی الستّین

محشی کتاب علامہ محمد عبدہ تحریر کرتے ہیں۔

فی الخطبۃ روایات اخری لاتختلف عن روایۃ الشریف فی المعنی وان اختلف عنھا فی بعض الالفاظ انظر الکامل للمبرد

اس خطبہ میں نسخے مختلف ہیں۔ اور الفاظ میں بہت فرق ہے۔ دیکھو کتاب
کامل مبرد۔

نہایہ لغت (ذرف) فی حدیث علیؓ انا الآن قد ذرفت علی الخمسین

۳۴۔ صفحہ ۸۳۔ من رمی بکم فقد رمی بافوق ناصل۔

نہایہ لغت (فوق) منہ حدیث علیؓ ومن رمی بکم فقد رمی بافوق ناصل

ایضاً لغت (نصل) منہ حدیث علیؓ ومن رمی بکم فقد رمی بافوق ناصل

۳۵۔ صفحہ ۸۷۔ فہم بین شرید ناد وخائف مقموع وساکت مکعوم۔

نہایہ لغت (کعم) منہ حدیث علیؓ فہم بین خائف مقموع وساکت مکعوم۔

۳۶۔ صفحہ ۸۸۔ فہم فی بحر اجاج افواههم ضامزة وقلوبهم قرحة۔

نہایہ لغت (ضمز) فی حدیث علیؓ افواههم ضامزة وقلوبهم قرحة۔

۳۷۔ صفحہ ۹۳۔ لاظن بکم ان لو حمس الوغا واستحرّ الموت قد انفرجتم
عن ابن ابی طالب انفراج الرّاس۔

نہایہ لغت (حمس) حدیث علی حمس الوغاء واستحرّ الموت۔

۳۸ صفحہ ۹۵۔ فانا نذیر لکم ان تصبحوا صرعی باثناء هذا النهر وهضام هذا
الغائط۔

نہایہ لغت (هضم) منہ حدیث علیؓ صرعی باثناء هذا النّهر واهضام
هذا الغائط۔

۳۹۔ صفحہ ۹۶۔ لما ت لا اباً لکم بجراً ولا اردت لکم ضراً۔

نہایہ لغت (بجر) منہ کلام علیؑ لما ت لا اباً لکم بجراً۔

۴۰۔ صفحہ ۹۹۔ ثم خرج الیٰ منکم جنید متذائب ضعیف کانما یساقون الی الموت وھم ینظرون۔

نہایہ لغت (ذاب) فی حدیث علیؑ خرج منکم الیّ جنید متذائب ضعیف۔

۴۱ صفحہ ۱۰۶۔ بعثت مقدمتی وامرتھم بلزوم ھذا الملطاط حتی یاتیھم امری۔

نہایہ لغت (ملط) منہ حدیث علیؑ فامرتھم بلزوم ھذا الملطاط حتّیٰ یاتیھم امری۔

۴۲۔ صفحہ ۱۰۹۔ الا وان معاویۃ قاد لمّۃ من الغواۃ وعمس علیھم الخبر۔

نہایہ لغت (لمم) منہ حدیث علی الا وان معاویۃ قاد لمۃ من الغواۃ

۴۳۔ صفحہ ۱۱۰۔ فلم یبق منھا الا سملۃ کسملۃ الاداوۃ او جرعۃ کجرعۃ المقلۃ

نہایہ لغت (مقل) فی حدیث علیؑ لم یبق منھا الا جرعۃ کجرعۃ المقلۃ۔

۴۴۔ صفحہ ۱۱۴۔ اما انہ سیظھر علیکم بعدی رجل رحب البلعوم مندحق البطن

نہایہ لغت (دحق) فی حدیث علیؑ سیظھر لعدی علیکم رجل مندحق البطن

۴۵۔ صفحہ ۱۱۵۔ اصابکم حاصب ولا بقی منکم آبر۔

شریف رضی لکھتے ہیں۔ ویروی اثر ــــ وهو اصحّ الوجوه عندی ــــ ویروی ابر

نہایہ لغت (ابر) منہ حدیث علی فی دعائہ علی الخوارج اصابکم حاصب ولا بقی منکم ابر۔

ایضاً لغت (اثر) منہ حدیث علی فی دعائہ علی الخوارج ولا بقی منکم اثر والمروی فیہ بالباء الموحدۃ۔

۴۶ صفحہ ۱۲۴ اکملوا اللأمۃ وقلقلوا السیوف فی اغمادها قبل سلّها و الحظوا الخزر واطعنوا الشزر ونافحوا بالظبا وصلوا السیوف بالخطا۔

نہایہ لغت (لأم) منہ حدیث علیؓ کان یحرّض اصحابہ یقول تجلببوا السکینۃ واکملوا اللؤم هو جمع لأمۃ۔

ایضاً لغت (قلق) منہ حدیث علی اقلقوا السیوف فی الغمد۔

ایضاً لغت (شزر) فی حدیث علی الحظوا الشزر۔

" " (نفح) منہ حدیث علیؓ فی صفین نافحوا بالظّبا۔

" " (ظبی) فی حدیث علی نافحوا بالظّبا۔

(بعض فقرات میں نسخہ کا اختلاف ہے)

۴۷ صفحہ ۱۲۵۔ علیکم بهذا السواد الاعظم والرّواق المطنب فاضربوا ثبجه فان الشیطان کامن فی کسرہ قد قدّم للوثبة یدا واخّر للنکوص رجلا (فصمدا

صمداً حتى يتجلى لكم عمود الحق۔

نہایہ لغت (ثبج) منہ حدیث علیؑ وعلیکم الرواق المطنب فاضربوا ثبجه فان الشیطان راکد فی کسرہ

ایضاً لغت (وثب) فی حدیث علیؑ یوم صفین قدم للوثبة یداً واخّر للنکوص رجلاً

ایضاً لغت (نکص) فی حدیث علیؑ قدم للوثبة یداً واخّر للنکوص رجلاً۔

" " (صمد) منہ حدیث علیؑ فصمداً صمداً حتی یتجلی لکم عمود الحق

۲۳۔ صفحہ ۱۲۷۔ کم اداریکم کما تداری البکار العمدة والثیاب المتداعیة۔ کلما حیصت من جانب تهتکت من آخر کلما اطل علیکم منسر من مناسر اهل الشام اغلق کل رجل منکم بابه وانجحر انجحار الضبة فی جحرها والضبع فی وجارها۔

نہایہ لغت (عمد) منہ حدیث علیؑ اداریکم کما تداری البکار العمدة۔

ایضاً لغت (حوص) منہ حدیث علیؑ کلما حیصت من جانب تهتکت من آخر۔

ایضاً لغت (نسر) فی حدیث علیؑ کلما اطل علیکم منسر من مناسر اهل الشام اغلق کل رجل منکم بابه۔

ایضاً لغت (وجر) فی حدیث علیؑ وانجحر انجحار الضبة فی جحرها والضبع فی وجارها۔

۴۹ - ایضاً صفحہ مذکورہ - اضرع اللہ خدہ وحکم و انعس جد وحکمہ -

نہایہ لغت (ضرع) منہ حدیث علیؓ اضرع اللہ خدہ وحکمہ -

۵۰ - صفحہ ۱۲۸ - ملکتنی عینی وانا جالس فسنح لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ فقلت یا رسول اللہ ماذا لقیت من امتک من الاود واللدد -

نہایہ لغت (لدد) منہ حدیث علیؓ رأیت النبی صلی اللہ علیہ والہ فی النوم فقلت یا رسول اللہ ماذا لقیت بعدک من الاود واللدد -

۵۱ - صفحہ مذکورہ - انتم کالمرأۃ الحامل حملت فلما اتمت املصت ومات قیمہا وطال تأیمہا -

نہایہ لغت (ملص) منہ حدیث علیؓ فلما اتمت املصت ومات قیمہا
" " (ایم) منہ کلام علیؓ مات قیمہا وطال تأیمہا

۵۲ - صفحہ ۱۲۹ - ویلمہ کیلا بغیر ثمن لو کان لہ وعاء -

نہایہ لغت (ویل) منہ حدیث علیؓ ویل امہ کیلا بغیر ثمن لو ان لہ وعاء

۵۳ - صفحہ ۱۳۰ (من خطبۃ لہ علم فیہا الناس الصلوۃ علی النبیؐ) اللہم داحی المدحوات وداعم المسموکات وجابل القلوب علی فطرتہا -

نہایہ لغت (دحی) فی حدیث علیؓ وصلوتہ علی النبی اللہم داحی المدحوات ویروی المدحیات -

۵۴ - صفحہ ۱۳۱ - الدافع جیشات الاباطیل والدامغ صولات الاضالیل کما

متمثل فاضطلع قائماً بامرك مستوفزاً فی مرضاتك غیر ناکل عن قدم ولا واہ فی عزم۔

نہایہ لغت (دمغ) فی حدیث علی دامغ جیشات الاباطیل

" " (جیش) منہ حدیث علی فی صفۃ النبیؐ دامغ جیشات الاباطیل۔

" " (ضلع) منہ حدیث علیؓ فی صفۃ النبیؐ کما حمّل فاضطلع بامرہ

" " (نکل) فی حدیث علی غیر ناکل فی قدم۔

" " (قدم) منہ حدیث علی غیر نکل فی قدم ولا واھنا فی عزم۔

۵۵۔ صفحہ مذکورہ حتی اوری قبسا لقابس واضاء الطریق للخابط۔

نہایہ لغت (قبس) منہ حدیث علی حتی اوری قبسا القابس۔

" " (وری) منہ حدیث علی حتی اوری قبسا لقابس۔

۵۶۔ صفحہ ۱۳۲۔ فھو امینك المامون وخازن علمك المخزون وشہیدك یوم الدین وبعیثك بالحق۔

نہایہ لغت (بعث) فی حدیث علی یصف النبی شہیدك یوم الدین وبعیثك نعمۃ۔

" " (شہد) منہ حدیث علی وشہیدك یوم الدین۔

۵۷۔ صفحہ ۱۳۴۔ اما ان لہ امرۃ کلعقۃ الکلب انفہ۔

نہایہ لغت (امر) فی حدیث علیؑ اما ان لہا امرۃ کلعقۃ الکلب انفہ۔

۵۸۔ صفحہ ۱۳۷۔ ان بنی امیۃ لیفوّقوننی تراث محمد صلی اللہ علیہ وآلہ

تفویقا لا نفضنّهم نفض اللحام الوذام التربۃ ——— ویروی التراب الوذمۃ

نہایہ لغت (فوق) میں حدیث علیؑ ان بنی امیۃ لیفوّقوننی تراث محمدؐ

تفویقا۔

" " (وذم) فی حدیث علیؑ لئن ولیت بنی امیۃ لا نفضنّهم نفض

القصّاب الوذام التربۃ وفی روایۃ التراب الوذمۃ۔

۵۹۔ صفحہ ۱۳۹۔ اتزعم انک تھدی الی الساعۃ التی من سار فیہا صرف

عنہ السوء وتخوّف من الساعۃ التی من سار فیہا حاق بہ الضرّ۔

نہایہ لغت (حیق) میں حدیث علیؑ تخوّف من الساعۃ التی من سار فیہا حاق بہ الضرّ۔

۶۰۔ صفحہ ۱۴۳۔ من ساعاہا فاتتہ ومن قعد عنہا واتتہ۔

نہایہ لغت (سعی) میں حدیث علیؑ فی ذم الدنیا من ساعاہا فاتتہ۔

۶۱۔ صفحہ ۱۴۴۔ الیسکم الریاش وارفغ لکم المعاش۔ نہایہ لغت (رفغ) فی حدیث علیؑ ارفغ لکم المعاش۔

۶۲۔ صفحہ ۱۴۵۔ حتی اذا انس نافرہا واطمأنّ ناکرہا قمصت بارجلہا

وقنصت باحبلہا واقصدت باسہمہا واعلقت المرء اوہاق المنیۃ۔

نہایہ لغت (قمص) میں حدیث علیؑ قمصت بارجلہا وقنصت باحبلہا

ایضا لغت (قصد) فی حدیث علیؑ واقصدت باسہمہا

ایضاً لغت (رهق) فی حدیث علیؓ و اعلقت المرء اوهاق المنیة ۔

۶۳ ۔ صفحہ ۱۴۶ ۔ اخرجهم من ضرائح القبور و اوکار الطیور و اوجرة السباع و مطارح المهالک سراعا الی امره مهطعین الی معاده رعیلا صموتا قیاما صفوفا ۔

نہایہ لغت (هطع) فی حدیث علیؓ سراعا الی امره مهطعین الی معاده ۔

" " (رعل) منه حدیث علی سراعا الی امره رعیلا ۔

۶۴ صفحہ ۱۴۸ ۔ عباد مخلوقون اقتدارا و مربوبون اقتسارا ۔

نہایہ لغت (قسر) فی حدیث علی مربوبون اقتسارا ۔

۶۵ صفحہ ۱۴۹ ۔ وکشفت عنهم سدف الریب و خلوا المضمار الجیاد و رویة الارتیاد و اناة المقتبس المرتاد ۔

نہایہ لغت (سدف) منه حدیث علیؓ وکشفت عنهم سدف الریب ۔

۶۶ صفحہ ۱۵۰ ۔ جعل لکم اسماعا لتعی ما عناها و ابصارا لتجلو عن عشاها و اشلاء جامعة لاعضائها ملائمة لاحنائها ۔

نہایہ لغت (شلا) حدیث علی و اشلاء جامعة لاعضائها ۔

" " (حنو) منه حدیث علیؓ ملائمة لاحنائها ۔

۶۷ صفحہ ۱۵۱ ۔ ارهقتهم المنایا دون الامال و شذبهم عنها تخرم الاجال ۔

نہایہ لغت (شذب) منه حدیث علیؓ شذبهم عنها تخرم الاجال ۔

۶۸۔ صفحہ ۱۵۲۔ فھل ینتظر اھل بضاضۃ الشباب الا حوانی الھرم واھل غضاضۃ الصحۃ الا نوازل السقم واھل مدۃ البقاء الا آونۃ الفناء مع قرب الزیال وازوف الانتقال وعلز القلق والم المضض وغصص الجرض۔

نہایہ لغت (بضض) فی حدیث علیؓ ھل ینتظر اھل بضاضۃ الشباب الا کذا۔

ایضاً لغت (حنو) منہ حدیث علیؓ فھل ینتظر اھل بضاضۃ الشباب الا حوانی الھرم۔

ایضاً لغت (غضض) منہ حدیث علیؓ ھل ینتظر اھل غضاضۃ الشباب (یہ اختلاف نسخہ کا نتیجہ ہے)

ایضاً لغت (علز) فی حدیث علیؓ ھل ینتظر اھل بضاضۃ الشباب الا علز القلق۔

ایضاً لغت (جرض) فی حدیث علیؓ ھل ینتظر اھل بضاضۃ الشباب الا علز القلق وغصص الجرض۔

(ان دونوں جگہ محل استشہاد پر اکتفا کرتے ہوئے ربط کلام سمجھانے کیلئے فقرہ کے اول کو آخر کے ساتھ ملحق کردیا گیا ہے۔ اور درمیانی اجزا اس لغت کے ذیل میں غیر ضروری ہونے کی بنا پر ترک کیے گئے ہیں)

۶۹۔ ایضاً صفحہ مذکورہ۔ فھل دفعت الاقارب او نفعت النواحب۔

نہایہ لغت (غضب) حدیث علیؓ فھل دفعت الاقاربا ونغضت النوا۔

۷۰ - صفحہ ۱۵۳ - ۱۵۴ - وظلف الزهد شهواته واوجف الذكر بلسانه وقدم الخوف لامانه وتنكب المخالج عن وضح السبيل۔

محشّی لکھتے ہیں لفظ اوجف کے تحت ہیں۔ ویروی اوجف بالواو۔

نہایہ لغت (ظلف) فی حدیث علیؓ ظلف الزهد شهواته۔

،، ،، (وجف) منہ حدیث علیؓ واوجف الذكر بلسانه۔

،، ،، (خلج) منہ حدیث علیؓ تنكب المخالج عن وضح السبيل۔

۷۱ - صفحہ ۱۵۴ - ۱۵۵ - قد عبر معبر العاجلة حميدا وقدم ذات الاجلة سعيدا وبادر من وجل واكمش فی مهل۔

نہایہ لغت (کمش) منہ حدیث علیؓ بادر من وجل واکمش فی مهل

۷۲ - صفحہ ۱۵۶ - ام هذا الذی انشأه فی ظلمات الارحام وشغف الاستار نطفة دهاقا وعلقة محاقا وجنينا وراضعا ووليدا ويافعا۔

نہایہ لغت (شغف) فی حدیث علیؓ انشأه فی ظلم الارحام وشغف الاستار۔

،، ،، (دهق) حدیث علیؓ نطفة دهاقا وعلقة محاقا۔

۷۳ - ایضاً صفحہ مذکورہ حتی اذا قام اعتداله واستوی مثاله نفر مستكبرا وخبط سادرا۔

نہایہ لغت (سدر) فی حدیث علی نفر مستکبرا وخبط سادرا۔

۷۴ صفحہ ۱۵۷ - دھمتہ فجواۃ المنیۃ فی غبر جماحہ وسنن مراحہ ۔

نہایہ لغت (عنن) منہ حدیث علی دھمتہ المنیۃ فی عنن جماحہ ۔

(یہ نسخہ کا اختلاف ہے)

۷۵ - ایضاً صفحہ مذکورہ - والمرء فی سکرۃ ملھیۃ وغمرۃ کارثۃ وانۃ موجعۃ وجذبۃ مکربۃ وسوقۃ متعبۃ

نہایہ لغت (کرث) منہ حدیث علیؓ فی سکرۃ ملھیۃ وغمرۃ کارثۃ ۔

۷۶ صفحہ ۱۵۹ - الآن عباد اللہ والخناق مھمل والروح مرسل فی فینۃ الارشاد وراحۃ الاجساد

محشی لکھتے ہیں - ویروی فینۃ الارتیاد ۔

نہایہ لغت (فین) منہ حدیث علیؓ فی فینۃ الارتیاد وراحۃ الاجساد ۔

۷۷ صفحہ ۱۶۰ - عجبا لابن النابغۃ یزعم لاھل الشام انّ فیّ دعابۃ وانّی امرؤ تلعابۃ اعافس وامارس

نہایہ لغت (لعب) فی حدیث علیؓ زعم ابن النابغۃ انّی تلعابۃ ۔

" " (عفس) منہ حدیث علیؓ اعافس وامارس ۔

۷۸ صفحہ ۱۶۰ - ۱۶۱ - انّہ لیقول فیکذب ویعد فیخلف ویسأل فیلحف ویسأل فیبخل ویخون العھد ویقطع الالّ ۔

نہایہ لغت (ال) منہ حدیث علیؑ یخون العہد ویقطع الالّ۔

۷۹۔ صفحہ ۱۶۷ ۔ فاین تذہبون وانّیٰ تؤفکون والاعلام قائمۃ والآیات
واضحۃ والمنار منصوبۃ فاین یتاہ بکم بل کیف تعمہون وبینکم عترۃ نبیکم۔

نہایہ لغت (عمہ) فی حدیث علیؑ فاین تذہبون بل کیف تعمہون۔

۸۰۔ صفحہ ۱۶۹۔ لم یجبر عظم احد من الامم الّا بعد ازل وبلاء۔

نہایہ لغت (ازل) منہ حدیث علیؑ الّا بعد ازل وبلاء

۸۱۔ صفحہ ۱۷۰۔ ارسلہ علی حین فترۃ من الرسل وطول ہجعۃ من الامم
واعتزام من الفتن۔

محشی لکھتے ہیں۔ ویروی اعترام بالراء المہملۃ۔

نہایہ لغت (عزم) منہ حدیث علیؑ علی حین فترۃ من الرسل واعتزام
من الفتن۔

۸۲۔ صفحہ ۱۷۲۔ لم یزل قائما دائما اذ لا سماء ذات ابراج ولا حجب
ذات ارتاج ولا لیل داج ولا بحر ساج۔

نہایہ لغت (سجی) منہ حدیث علیؑ ولا لیل داج ولا بحر ساج

۸۳۔ صفحہ ۱۷۴۔ الحمد للہ الذی لا یفرہ المنع والجمود ولا یکدیہ الاعطاء
والجود۔

نہایہ لغت (وفر) فی حدیث علیؑ الحمد للہ الذی لا یفرہ المنع۔

ایضاً لغت (وکد) فی حدیث علیؑ الحمد للہ الذی لا یفرہ المنع ولا یکدیہ
الاعطاء۔

۸۴ صفحہ ۱۷۵۔ لو وھب ما تنفست عنہ معادن الجبال وضحکت عنہ
اصداف البحار من فلز اللجین والعقیان۔

نہایہ لغت (فلز) منہ حدیث علیؑ من فلز اللجین والعقیان

۸۵ صفحہ ۱۷۹۔ کذب العادلون بک اذ شبھوک باصنامھم۔

نہایہ لغت (عدل) منہ حدیث علیؑ کذب العادلون بک اذ شبھوک
باصنامھم۔

۸۶ صفحہ ۱۸۱۔ ونظم بلا تعلیق رھوات فرجھا ولاحم صدوع انفراجھا
ووشج بینھا وبین ازواجھا۔

نہایہ لغت (وشج) منہ حدیث علیؑ ووشج بینھا وبین ازواجھا۔

۸۷ صفحہ ۱۸۲۔ وامسکھا من ان تمور فی خرق الھواء بایدہ

نہایہ لغت (اید) منہ خطبۃ علیؑ وامسکھا من ان تمور بایدہ۔

۸۸ صفحہ ۱۸۳۔ خلق سبحانہ لاسکان سمٰواتہ وعمارۃ الصفیح الاعلیٰ من
ملکوتہ خلقا بدیعا من ملائکتہ۔

نہایہ لغت (صفح) منہ حدیث علیؑ وعمارۃ الصفیح الاعلیٰ من ملکوتہ۔

۸۹۔ صفحہ ۱۸۴۔ لم تنحلھم عقب اللیالی والایام ولم ترم الشکوک

بنوازعها عزیمة ایمانهم۔

نہایہ لغت (نزع) فی حدیث علیؑ ولم ترم الشکوک بنوازعها عزیمة ایمانهم۔

۹۰۔ صفحہ ۱۸۵۔ منهم من هو فی خلق الغمام الدلّح۔

نہایہ لغت (دلح) منه حدیث علی و وصف الملائکة فقال ومنهم کالسحاب الدلّح۔

۹۱۔ صفحہ ۱۸۶۔ وتمکّنت من سویداء قلوبهم وشیجة خیفته۔

نہایہ لغت (وشج) منه حدیث علیؑ وتمکّنت من سویداء قلوبهم وشیجة خیفته۔

۹۲۔ صفحہ مذکورہ۔ لم تنقض رغباتهم فیتخلفوا عن رجاء ربّهم ولم تجفّ لطول المناجاة اسلات السنتهم۔

نہایہ لغت (اسل) فی کلام علیؑ لم تجفّ لطول المناجاة اسلات السنتهم

۹۳۔ صفحہ ۱۸۷۔ لم تنقطع اسباب الشفقة منهم فینوا فی جدّ اجتهادهم۔

نہایہ لغت (ونا) منه حدیث علیؑ لا تنقطع اسباب الشفقة منهم فینوا فی جدّهم۔

۹۴۔ صفحہ ۱۸۹۔ وردّت من نخوة بأوه واعتلائه وشموخ انفه وسموّ غلوائه وکعمته علی کظّة جریته فهمد بعد نزقاته ولبد بعد زیفان وثباته

نہایہ لغت (غلو) فی حدیث علیؑ شموخ انفه وسموّ غلوائه۔

ایضاً لغت (زلیف) فی حدیث علیؑ بعد زلیفان وثبانه۔

۹۵۔ صفحہ ۱۸۹ ۔ ۱۹۰ ۔ فلما سکن هیاج الماء من تحت اکنافها وحمل شواهق الجبال الشمخ البذخ علی اکتافها فجّر ینابیع العیون من عرانین انوفها وفرّقها فی سهوب بیدها واخادیدها وعدل حرکاتها بالراسیات من جلامیدها وذوات الشناخیب الشم من صیاخیدها فسکنت من المیدان لرسوب الجبال فی قطع ادیمها۔

نہایہ لغت (بذخ) منہ حدیث علیؑ وحمل الجبال البذخ علی اکتافها۔

〃 〃 (عرن) منہ حدیث علیؑ من عرانین انوفها۔

〃 〃 (شمخ) فی حدیث علیؑ ذوات الشناخیب الصم۔

〃 〃 (مید) منہ حدیث علیؑ فسکنت من المیدان برسوب الجبال۔

۹۶۔ صفحہ ۱۹۱ ۔ حتی اذا تمخضت لجة المزن فیه والتمع برقه فی کففه ولم ینم ومیضه فی کنهور ربابه ومتراکم سحابه ارسله سحا متدارکا قد اسف هیدبه تمریه الجنوب درر اهاضیبه ودفع شآبیبه

نہایہ لغت (کفف) منہ حدیث علیؑ یصف السحاب التمع برقه فی کففه۔

〃 〃 (کنهور) فی حدیث علیؑ ومیضه فی کنهور ربابه

〃 〃 (هضب) منہ حدیث علیؑ تمریه الجنوب درر اهاضیبه۔

ایضاً لغت (شاب) فی حدیث علیؓ تمرّیہ الجنوب درّ اھاضیبہ و دفع شآبیبہ۔

۹۷۔ صفحہ ۱۹۲۔ فلمّا القت السّحاب برک بوانیھا وبعاع ما استقلّت بہ من العبأ المحمول علیھا اخرج بہ من ھوامد الارض النّبات ومن زعر الجبال الاعشاب۔

نہایہ لغت (برک) فی حدیث علیؓ القت السّحاب برک بوانیھا۔

ایضاً لغت (بعع) منہ حدیث علیؓ القت سحاب بعاع ما استقلّت بہ من الحمل۔

" " (ھمد) فی حدیث علیؓ اخرج بہ من ھوامد الارض النّبات۔

" " (زعر) منہ حدیث علیؓ یصف الغیث اخرج بہ من زعر الجبال الاعشاب۔

۹۸۔ صفحہ ۱۹۴۔ ثم قرن بسعتھا عقابیل فاقتھا وبسلامتھا طوارق آفاتھا۔

نہایہ لغت (عقبل) فی حدیث علیؓ ثم قرن بسعتھا عقابیل فاقتھا

۹۹۔ ایضاً صفحہ مذکورہ۔ خلق الآجال فاطالھا وقصّرھا وقدّمھا واخّرھا ووصل بالموت اسبابھا وجعلہ خالجاً لاشطانھا وقاطعاً لمرائر اقرانھا۔

نہایہ لغت (خلج) منہ حدیث علیؓ فی ذکر الحیٰوۃ ان اللّٰہ جعل الموت خالجاً لاشطانھا۔

" " (شطن) منہ حدیث علیؓ وذکر الحیٰوۃ فقال ان اللّٰہ جعل الموت

خالجا لا اشطانها۔

ایضاً لغت (مرر) فی حدیث علیؑ فی ذکر الحیوٰۃ ان اللہ جعل الموت قاطعاً لمرائرها۔

۱۰۰۔ صفحہ ۱۹۵۔ وحط الامشاج من مسارب الاصلاب۔

نہایہ لغت (مشج) منہ حدیث علیؑ وحط الامشاج من مسارب الاصلاب

۱۰۱۔ صفحہ ۱۹۶۔ ومستقر ذوات الاجنحۃ بذری شناخیب الجبال و تغرید ذوات المنطق فی دیاجیر الاوکار۔

نہایہ لغت (دیجر) فی کلام علیؑ تغرید ذوات المنطق فی دیاجیر الاوکار

۱۰۲۔ صفحہ ۲۰۰۔ لتجدن بنی امیۃ لکم ارباب سوء بعدی کالناب الضروس تعذم بفیها وتخبط بیدها۔

نہایہ لغت (عذم) منہ حدیث علیؑ کالناب الضروس تعذم بفیها و تخبط بیدها۔

۱۰۳۔ صفحہ ۲۱۵۔ لیسوا بالمسابیح ولا المذاییع البذر۔

نہایہ لغت (سیح) منہ حدیث علیؑ لیسوا بالمسابیح البذر۔

ایضاً لغت (ذیع) فی حدیث علیؑ ووصف الاولیاء لیسوا بالمذاییع البذر۔

۱۰۴۔ صفحہ ۲۱۷۔ قد صار حرامها عند اقوام بمنزلۃ السدر المخضود۔

نہایہ لغت (خصص) منه حدیث علیؑ عند اقوام بمنزلة السهم المخصوص

۱۰۵۔ صفحہ ۲۱۸۔ فانّ النّازل بهذا المنزل نازل بشفا جرف هار۔

نہایہ لغت (شفا) منه حدیث علیؑ نازل بشفا جرف هار۔

۱۰۶۔ صفحہ ۲۱۹۔ فبادروا العلم من قبل تصویح نبته۔

نہایہ لغت (صوح) منه حدیث علیؑ فبادروا العلم قبل تصویح نبته

۱۰۷۔ صفحہ ۲۲۱۔ حتی اوری قبسا لقابس و انار علما لحابس فهو امینك

المامون وشهیدك یوم الدین وبعیثك نعمة ورسولك بالحق رحمة۔

نہایہ لغت (قبس) منه حدیث علیؑ اوری قبسا لقابس۔

" " (وری) منه حدیث علیؑ حتی اوری قبسا لقابس۔

" " (شهد) منه حدیث علیؑ وشهیدك یوم الدین۔

" " (بعث) فی حدیث علی یصف النبیؐ شهیدك یوم الدین

وبعیثك نعمة۔

۱۰۸۔ صفحہ ۲۲۲۔ حتی زکم الجفاة الطّغام واعراب اهل الشام وانتم لهامیم

العرب ویأفیخ الشرف۔

نہایہ لغت (لهم) فی حدیث علیؑ وانتم لهامیم العرب۔

" " (یافخ) منه حدیث علیؑ وانتم لهامیم العرب یأفیخ الشرف

۱۰۹۔ صفحہ ۲۲۵۔ فلا یبقی یومئذ منکم الا ثفالة کثفالة القدر او نفاضة

نہایہ لغت (عکم) منہ حدیث علیؓ نفاضۃ کنفاضۃ العکم۔

۱۱۰۔ صفحہ ۲۳۵۔ وان جانب منہا اعذوذب واحلولی امرّ منہا جانب فاوبیٰ۔

نہایہ لغت (وبا) منہ حدیث علیؓ امرّ منہا جانب فاوبیٰ۔

۱۱۱۔ صفحہ ۲۳۶۔ عیشہا رنق وعذبہا اجاج وحلوہا صبر وغذاؤہا سمام

نہایہ لغت (اجج) فی حدیث علیؓ وعذبہا اجاج۔

〃 〃 (سمم) فی حدیث علیؓ یذم الدنیا غذاؤہا سمام۔

۱۱۲۔ ایضاً صفحہ مذکورہ عمرتہم للمناخر ووطئتہم بالمناسم۔

نہایہ لغت (نسم) منہ حدیث علیؓ ووطئتہم بالمناسم۔

۱۱۳۔ صفحہ ۲۳۷۔ فقد رأیتم تنکّرہا لمن دان لہا وآثرہا واخلد الیہا۔

نہایہ لغت (خلد) فی حدیث علیؓ یذم الدنیا من دان لہا واخلد الیہا۔

۱۱۴۔ صفحہ ۲۳۹۔ احذّرکم الدنیا فانّہا منزل قلعۃ ولیست بدار نجعۃ

نہایہ لغت (قلع) منہ حدیث علیؓ احذرکم الدنیا فانّہا منزل قلعۃ

〃 〃 (نجع) منہ حدیث علیؓ لیست بدار نجعۃ

۱۱۵۔ صفحہ ۲۴۴۔ اللّٰھم خرجنا الیک حین اعتکرت علینا حدابیر السنین واخلفتنا مخائل الجود۔

نہایہ لغت (حدبر) فی حدیث علیؓ فی الاستسقاء اللّٰھم انا خرجنا

الیک حین اعتکرت علینا احد ابیر السنین

۱۱۶۔ صفحہ ۲۴۶۔ غیر خلّب برقها ولا جهام عارضها ولا قزع ربابها ولا شفّان ذهابها۔

نہایہ لغت (شفن) فی حدیث استسقاء علیؑ لا قزع ربابها ولا شفّان ذهابها۔

۱۱۷۔ ۲۴۸۔ اما واللہ لیسلطنّ علیکم غلام ثقیف الذیال المیال یاکل خضرتکم ویذیب شحمتکم ایہ ابا وذحۃ۔

نہایہ لغت (وذح) فی حدیث علیؑ اما واللہ لیسلطنّ علیکم غلام ثقیف الذیال المیّال ایہ ابا وذحۃ۔

۱۱۸۔ صفحہ ۲۵۲۔ مرہ العیون من البکاء خمص البطون من الصیام ذبل الشفاہ من الدعاء۔

نہایہ لغت (مرر) منہ حدیث علیؑ خمص البطون من الصیام مرہ العیون من البکاء۔

۱۱۹۔ صفحہ ۲۶۰۔ واللہ ما اطور بہ ما سمر سمیر وما امّ نجم فی السماء نجما۔

نہایہ لغت (طور) فی حدیث علیؑ لا اطور بہ ما سمر سمیر

" " (سمر) منہ حدیث علیؑ لا اطور بہ ما سمر سمیر۔

۱۲۰۔ صفحہ ۲۶۳۔ کانّی اراهم قوما کانّ وجوههم المجان المطرّقۃ۔

نہایہ لغت (رجن) منہ حدیث اشراط الساعۃ وجوہہم کالمجان المطرقۃ

۱۲۱۔ صفحہ ۲۷۲۔ انک متی تسر الی ہذا العدو بنفسک فتلقہم فتنکب لا تکن للمسلمین

کانفۃ دون اقصی بلادہم۔

نہایہ لغت (کنف) منہ حدیث علیؑ لا تکن للمسلمین کانفۃ۔

۱۲۲۔ صفحہ ۲۷۳۔ واللہ ما انکروا علیّ منکرا ولا جعلوا بینی وبینہم نصفا۔

نہایہ لغت (نصف) منہ حدیث علیؑ ولا جعلوا بینی وبینہم نصفا

۱۲۳۔ صفحہ ۲۸۲۔ فاتقوا البدع والزموا المہیع۔

نہایہ لغت (ہیع) فی حدیث علی اتقوا البدع والزموا المہیع۔

۱۲۴۔ صفحہ ۳۰۵۔ فکانہم بالساعۃ تحدوکم حدو الزاجر بشولہ

نہایہ لغت (شول) منہ حدیث علیؑ فکانہم بالساعۃ تحدوکم حدو

الزاجر بشولہ۔

۱۲۵۔ صفحہ ۳۲۵۔ فمنہا مغموس فی قالب لا یشوبہ غیر لون ما غمس فیہ۔

نہایہ لغت (قلب) منہ حدیث علیؑ فی صفۃ الطیور فمنہا مغموس فی

قالب لون لا یشوبہ غیر لون ما غمس فیہ۔

۱۲۶۔ صفحہ مذکورہ۔ سما بہ مطلا علی راسہ کانہ قلع داری عنجہ نوتیہ۔

نہایہ لغت (قلع) فی حدیث علیؑ کانہ قلع داری۔

" " (عنج) منہ حدیث علیؑ کانہ قلع داری عنجہ نوتیہ

ایضاً لغت (نوت) فی حدیث علیؑ کانہ قلع داریٰ عنجہ نوتیہ۔

۱۲۷۔ صفحہ ۳۲۶۔ یفضی کافضاء الدیکۃ ویؤر بملاقحۃ ازا لفحول لمغتلمۃ فی الضراب

نہایہ لغت (ازر) فی خطبۃ علی بن ابیطالب یفضی کافضاء الدیکۃ و یؤر بملاقحۃ

۱۲۸۔ صفحہ مذکورہ۔ کانہ یلقی بدمعۃ تسفحہا ملامحہ تنقفت فی ضفتی جفونہ

نہایہ لغت (ضفف) فی حدیث علی فیقفا فی ضفتی جفونہ۔

۱۲۹۔ صفحہ ۳۳۲۔ وسبحان من ادمج قوائم الذرۃ والہمجۃ۔

نہایہ لغت (دمج) منہ حدیث علیؑ سبحان من ادمج قوائم الذرۃ والہمجۃ

" " (ہمج) منہ حدیث علیؑ سبحان من ادمج قوائم الذرۃ والہمجۃ

۱۳۰۔ صفحہ ۳۳۰۔ وفی تعلیق کبائس اللؤلؤ الرطب فی عسالیجہا وافنانہا۔

نہایہ لغت (کبس) منہ حدیث علیؑ کبائس اللؤلؤ الرطب۔

" " (عسلج) منہ حدیث علیؑ تعلیق اللؤلؤ الرطب فی عسالیجہا

۱۳۱۔ صفحہ ۳۳۵۔ وہاہم ہؤلاء قد ثارت معہم عبدانکم۔

نہایہ لغت (عبد) فی حدیث علیؑ ہؤلاء قد ثارت معہم عبدانکم۔

۱۳۲۔ صفحہ ۳۴۸۔ کانکم نعم اراح بہا سائم الی مرعیٰ وبیٔ ومشرب دویٔ۔

نہایہ لغت (دوا) فی حدیث علیؑ الی مرعیٰ وبیٔ ومشرب دویٔ۔

۱۳۳۔ صفحہ ۳۵۳ ۔ فاخذ ناعلیھما ان یجعجعا عند القرآن ولا یجاوزاہ ۔

نہایہ لغت (جعجع) فی حدیث علیؑ فاخذنا علیھما ان یجعجعا عند القرآن ولا یجاوزاہ ۔

۱۳۴۔ صفحہ ۳۵۴ ۔ اشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ المجتبیٰ من خلائقہ و المعتام لشرح حقائقہ والمختص بعقائل کراماتہ ۔

نہایہ لغت (عیم) منہ حدیث علیؑ رسولہ المجتبیٰ من خلائقہ والمعتام لشرح حقائقہ ۔

" " (عقل) فی حدیث علیؑ المختص بعقائل کراماتہ ۔

۱۳۵۔ صفحہ ۳۷۰ ۔ ایھا الیفن الکبیر الذی قد لھزہ القتیر۔

نہایہ لغت (یفن) فی کلام علیؑ ایھا الیفن الذی قد لھزہ القتیر ۔

۱۳۶۔ صفحہ ۳۹۴ ۔ الا وھی المتصدیۃ العنون والجامحۃ الحرون والمائنۃ الخئون ۔

نہایہ لغت (عنن) منہ حدیث علیؑ یذم الدنیا الا وھی المتصدیۃ العنون ۔

" " (مین) منہ حدیث علیؑ فی ذم الدنیا فھی الجامحۃ الحرون والمائنۃ الخئون ۔

۱۳۷۔ صفحہ ۴۰۳ ۔ لو اراد اللہ سبحانہ بانبیائہ حیث بعثھم ان یفتح لھم

كنوز الذہبان ومعادن العقیان ۔

نہایہ لغت (عقا) فی حدیث علیؑ لو اراد اللہ ان یفتح علیہم معادن العقیان

١٣٨ ۔ صفحہ ٤٠٥ ۔ ثم وضعہ باوعر بقاع الارض حجرا واقل نتائق الارض مدرا

نہایہ لغت (نتق) منہ حدیث علیؑ فی صفۃ مکۃ والکعبۃ اقل نتائق الدنیا مدرا ۔

١٣٩ ۔ ایضا صفحہ مذکورہ ۔ بین جبال خشنۃ ورمال دمثۃ وعیون وشلۃ

نہایہ لغت (وشل) فی حدیث علیؑ رمال دمثۃ وعیون وشلۃ ۔

١٤٠ ۔ صفحہ ٤٠٧ ۔ لوضع مجاہدۃ ابلیس عن القلوب ولنفی معتلج الریب من الناس ۔

نہایہ لغت (علج) فی حدیث ونفی معتلج الریب من الناس ۔

١٤١ ۔ صفحہ ٤١٢ ۔ الی منابت الشیح ومہافی الریح ونکد المعاش

نہایہ لغت (ہفا) منہ حدیث علیؑ الی منابت الشیح ومہافی الریح

١٤٢ ۔ صفحہ ٤٣٣ ۔ یعلم عجیج الوحوش فی الفلوات ومعاصی العباد فی الخلوات واختلاف النینان فی البحار الغامرات ۔

نہایہ لغت (نون) فی حدیث علیؑ یعلم اختلاف النینان فی البحار الغامرات ۔

۱۴۳۔ صفحہ ۳۴۵ ۔ وارسی ارضاً عليها الاخضر المثعنجر والقمقام المسجر۔

نہایہ لغت (قمقم) فی حدیث علیؑ یحملها الاخضر المثعنجر والقمقام المسجر

۱۴۴ صفحہ ۴۷۰ ۔ لبسنا اهدام البلى وتكاءدنا ضيق المضجع ۔

نہایہ لغت (کأد) منہ حدیث علی وتکاءدنا ضیق المضجع ۔

۱۴۵ صفحہ ۴۸۵ ۔ للّٰہ بلاد فلان فقد قوّم الاود وداوى العمد ۔

نہایہ لغت (عمد) منہ حدیث علیؑ للّٰہ بلاد فلان فقد قوّم الاود

وداوی العمد ۔

۱۴۶۔ ایضاً صفحہ مذکورہ ۔ ثم تداککتم علیّ تداک الابل الہیم علی حیاضہا یوم

ورودها ۔

نہایہ لغت (دکک) فی حدیث علیؑ ثم تداککتم علیّ تداک الابل الہیم

علی حیاضہا ۔

۱۴۷۔ صفحہ ۴۸۷ ۔ فیوشک ان تغشاکم دواجی ظللہ ۔

نہایہ لغت (دجا) منہ حدیث علیؑ یوشک ان تغشاکم دواجی ظللہ۔

۱۴۸۔ صفحہ ۴۹۴ ۔ جفاة طغام عبید اقزام جمعوا من کلّ اوب ۔

نہایہ لغت (قزم) منہ حدیث علیؑ فی ذمّ اہل الشام جفاۃ طغام عبید اقزام

۱۴۹ جلد دوم صفحہ ۲۳ ۔ کان طلحة والزبیر اهون سیرهما فیه الوجیف ۔

نہایہ لغت (وجف) منہ حدیث علیؑ اهون سیرهما فیه الوجیف

۱۵۰۔ صفحہ ۱۳۔ واذا غشیکم اللّیل فاجعلوا الرماح کفّۃ ولا تذوقوا النوم الا غرارا او مضمضۃ۔

نہایہ لغت (کفف) منہ حدیث علی اذا غشیکم اللّیل فاجعلوا الرماح کفۃ

ایضاً لغت (مضمض) فی حدیث علیؓ ولا تذوقوا النوم الا غرارا او مضمضۃ

۱۵۱۔ صفحہ ۱۵۔ فلا تقتلوا مدبرا ولا تصیبوا معورا ولا تجہزوا علی جریح۔

نہایہ لغت (عور) منہ حدیث علیؓ ولا تجہزوا علی جریح ولا تصیبوا معورا

۱۵۲۔ صفحہ ۱۹۔ ان بنی تمیم لم یغب لھم نجم الا طلع لھم آخر وانھم لم یسبقوا بوغم فی جاھلیۃ ولا اسلام

نہایہ لغت (وغم) فی حدیث علیؓ ان بنی تمیم لم یسبقوا بوغم فی جاھلیۃ و لا اسلام۔

۱۵۳۔ صفحہ ۲۲۔ وما کنت الا کقارب ورد وطالب وجد۔

نہایہ لغت (قرب) منہ حدیث علیؓ وما کنت الا کقارب ورد وطالب وجد۔

۱۵۴۔ صفحہ ۲۳۔ وان لا یبیع من اولاد نخیل ھذہ القری ودیّۃ حتی تشکل ارضھا غراسا

شریف رضی نے اس فقرہ کی شرح میں لکھا ہے۔

المراد به ان الارض یکثر فیھا غراس النخل حتی یراھا الناظر علی غیر تلک الصفۃ التی عرفھا بھا فیشکل علیہ امرھا۔

نہایہ لغت (شکل) فی وصیّۃ علی و ان لا یبیع من اولا دنخل ھذہ القری
ودیّۃ حتّی یشکل ارضھا غراسا ای حتی یکثر غراس النخل فیھا فیراھا الناظر
علی غیر الصّفۃ الّتی عرفھا بھا فیشکل علیہ امرھا۔

حل لغت میں الفاظ کا متحد ہونا بھی معنی خیز اور قابل لحاظ ہے۔

۱۵۵۔ صفحہ ۲۴۔ حتی تقوم بینھم فتسلم علیھم ولا تخدج بالتحیّۃ لھم

نہایہ لغت (خدج) منہ حدیث علیّ تسلّم علیھم ولا تخدج التحیّۃ لھم۔

۱۵۶۔ صفحہ ۲۵۔ ولا یمصّر لبنھا فیضرّ ذلک بولدھا۔

نہایہ لغت (مصر) فی حدیث علیّ ولا یمصّر لبنھا فیضرّ ذلک بولدھا۔

۱۵۷۔ صفحہ ۲۶۔ ولیرفّہ علی اللّاغب ولیستأن بالنقب والظالع۔

نہایہ لغت (نقب) منہ حدیث علیّ ولیستأن بالنقب والظالع۔

ایضا لغت (ظلع) فی حدیث علیّ ولیستأن بذات النقب والظالع۔

۱۵۸۔ ایضا صفحہ ۲۷۔ ولیروحھا فی الساعات ولیمھلھا عند النطاف والاعشاب

نہایہ لغت (نطف) منہ حدیث علیّ ولیمھلھا عند النطاف والاعشاب۔

۱۵۹۔ ایضا صفحہ ۳۱۔ زعمت ان افضل النّاس فی الاسلام فلان وفلان ـــــ
ھیھات لقد حنّ قدح لیس منھا۔

نہایہ لغت (حنن) منہ کتاب علیّ الی معاویۃ واما قولک کیت وکیت
فقد حنّ قدح لیس منھا۔

۱۶۰ صفحہ ۳۳ - لم یمنعنا قدیم عزّنا ولا عادیّ طولنا علی قومك ان خلطناکم بانفسنا -

نہایہ لغت (عدا) منہ کتابۃ علیّ الی معاویۃ لم یمنعنا قدیم عزّنا و عادیّ طولنا علی قومك ان خلطناکم بانفسنا -

۱۶۱ صفحہ ۵۸ - وایّاك ومشاورۃ النساء فانّ رأیھنّ الی افن وعزمھن الی وھن -

نہایہ لغت (افن) فی حدیث علیّ ایاك ومشاورۃ النساء فان رأیھن الی افن -

۱۶۲ صفحہ ۶۷ - فلمّا رأیت الزمان علی ابن عمك قد کلب العدوّ وقد حرب -

نہایہ لغت (کلب) منہ حدیث علیّ کتب الی ابن عباس حین اخذ مال البصرۃ فلمّا رأیت الزمان علی ابن عمك قد کلب والعدوّ قد حرب -

۱۶۳ - ایضا صفحہ ۶۷ - قلبت لابن عمك ظھر المجن ففارقتہ مع المفارقین

نہایہ لغت (جنن) منہ حدیث علیّ کتب الی ابن عباس قلبت لابن عمك ظھر المجن -

۱۶۴ صفحہ ۳۶۸ - واختطفت ما قدرت علیہ من اموالھم المصونۃ لاراملھم وایتامھم اختطاف الذئب الازل دامیۃ المعزی الکسیرۃ -

نہایہ لغت (زلل) منہ حدیث علیّ کتب الی ابن عباس اختطفت

ما قدرت عليه من اموال الامة اختطاف الذئب الازل دامية المعزى۔

۱۶۵۔ صفحہ ۶۹۔ فضحی رویدا فکانک قد بلغت المدی۔

نہایہ لغت (ضحی) کتاب علیؑ الی ابن عباس الاضحی رویدا فقد بلغت المدی

۱۶۶۔ صفحہ ۷۱۔ کتب الیک یستزل لبک ویستفل غربک۔

نہایہ لغت (فلل) منہ حدیث علیؑ یستزل لبک ویستفل غربک۔

۱۶۷۔ ایضا صفحہ ۷۱۔ والمتعلق بھا کالواغل المدفع والنوط المذبذب

شریف رضی اس فقرہ کے تحت میں لکھتے ہیں الواغل ھو الذی یھجم علی الشرب

لیشرب معھم ولیس منھم فلا یزال مدفعا محاجزا والنوط المذبذب ھو

ما ینا ط برحل الراکب من قعب او قدح او ما اشبہ ذلک فھو ابدا یتقلقل

اذا حث ظھرہ واستعجل سیرہ۔

نہایہ لغت (وغل) فی حدیث علیؑ المتعلق بھا کالواغل المدفع الواغل

الذی یھجم علی الشرب لیشرب معھم ولیس منھم فلا یزال مدفعا بینھم۔

ایضا لغت (نوط) منہ حدیث علیؑ المتعلق بھا کالنوط المذبذب

اراد بہ ما ینا ط برحل الراکب من قعب او غیرہ فھو ابدا یتحرک۔

حل لغت میں الفاظ کا اتحاد قابل لحاظ ہے۔

۱۶۸۔ صفحہ ۷۳۔ والنفس مظانھا فی غد جدث تنقطع فی ظلمتہ آثارھا

نہایہ لغت (جدث) فی حدیث علیؑ فی جدث ینقطع فی ظلمتہ آثارھا

۱۶۹ صفحہ ۲۷ - فواللہ ماکنزت من دنیاکم تبرا ولا ادخرت من غنائمھا وفرا

نہایہ لغت (وفر) فی حدیث علیؑ ولا ادخرت من غنائمھا وفرا -

۱۷۰ " صفحہ ۷۴ - اوابیت مبطانا وحولی بطون غرثی واکباد حری -

نہایہ لغت (بطن) منہ حدیث علیؑ ابیت مبطانا وحولی بطون غرثی

ایضاً لغت (غرث) منہ حدیث علیؑ ابیت مبطانا وحولی بطون غرثی

۱۷۱ - صفحہ ۸۹ - وتغاب عن کل مالا یصح لک -

نہایہ لغت (غبا) منہ حدیث علیؑ تغاب عن کل مالا یصح لک -

۱۷۲ - صفحہ ۹۲ - واردد الی اللہ و رسولہ ما یضلعک من الخطوب و یشتبہ علیک من الامور -

نہایہ لغت (ضلع) حدیث علیؑ واردد الی اللہ و رسولہ ما یضلعک من الخطوب -

۱۷۳ - من لا تضیق بہ الامور ولا تمحکہ الخصوم -

نہایہ لغت (محک) فی حدیث علی لا تضیق بہ الامور ولا تمحکہ الخصوم

۱۷۴ - فان شکوا ثقلا او علۃ او انقطاع شرب او بالۃ -

نہایہ لغت (بلل) فی کلام علیؑ فان شکوا بانقطاع شرب او بالۃ -

۱۷۵ - صفحہ ۱۰۴ - فان فی ھذہ الطبقۃ قانعا و معترا -

نہایہ لغت (عرر) فان فیھم قانعا و معترا -

۱۷۶۔ صفحہ ۱۲۱۔ قد اوصیتهم بما یجب للہ علیهم من کف الاذیٰ وصرف الشذیٰ

نہایہ لغت (شذی) فی حدیث علیؑ اوصیتهم بما یجب علیهم من کف الاذیٰ

وصرف الشذیٰ۔

۱۷۷۔ صفحہ ۱۲۳۔ ان تضییع المرء ما ولی وتکلفه ما کفی لعجز حاضر ورأی متبّر

نہایہ لغت (تبر) فی حدیث علیؑ عجز حاضر ورأی متبر۔

۱۷۸۔ صفحہ ۱۳۰۔ ۱۳۱۔ ترقیت الی مرتبة تقصر دونها الانوق۔

نہایہ لغت (انق) فی کلام علیؑ ترقیت الی مرتبة تقصر دونها الانوق۔

۱۷۹۔ صفحہ ۱۳۱۔ لاتخاصمهم بالقرآن فان القرآن حمّال ذو وجوه۔

نہایہ لغت (حمل) فی حدیث علیؑ لاتناظروهم بالقرآن فان القرآن

حمّال ذو وجوه۔

۱۸۰۔ صفحہ ۱۷۸۔ الناس ثلثة فعالم ربانی۔

نہایہ لغت (ربب) فی حدیث علی الناس ثلثة عالم ربّانی۔

۱۸۱۔ صفحہ ۱۷۹۔ ها ان ههنا لعلما جما (واشار الی صدره) لو اصبت له حملة۔

نہایہ لغت (ها) منه حدیث علیؑ ها ان ههنا علما (واوما بیده الی صدره)

لو اصبت له حملة

۱۸۲۔ صفحہ ۲۰۶۔ کنا اذا احمرّ الباس اتقینا برسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

نہایہ لغت (بأس) منه حدیث علیؑ کنا اذا اشتد الباس اتقینا

بر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ۔

(۳) جمال الدین ابو الفضل محمد بن مکرم بن علی افریقی مصری متوفی ۷۱۱ھ ہیں جنھوں نے اپنی عظیم الشان کتاب "لسان العرب" میں جو تھوڑا ہی عرصہ ہوا ۲۰ جلدوں میں مصر میں شائع ہوئی ہے۔ نہج البلاغہ کے مندرجہ کلمات و اجزاء کو کلام امیر المومنینؑ تسلیم کیا ہے اور ان تمام مقامات میں جن کا ذکر نہایہ ابن اثیر کے ذیل میں گذرا نہج البلاغہ کے فقرات کو پیش کر کے انکے لغات و مفردات الفاظ کو حل کیا ہے۔

(۴) مجد الدین محمد بن یعقوب فیروز آبادی متوفی ۸۱۶ھ ہیں جو اپنی مشہور کتاب "قاموس" میں نہج البلاغہ کے سب سے زیادہ مختلف فیہ بنائے جانیوالے جزو "خطبہ شقشقیہ" کو کلام امیر المومنین تسلیم کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

الشقشقۃ بالکسر شیئ کالرئۃ یخرجہ البعیر من فیہ اذا ھاج والخطبۃ الشقشقیۃ العلویۃ لقولہ لابن عباس رضی اللہ عنہ لما قال لہ لو اطردت مقالتک من حیث افضیت یا ابن عباس ھیہات تلک شقشقۃ ھدرت ثم قرت۔

"شقشقہ بکسر شین ایک چیز ہے جو اونٹ کے منھ سے باہر آتی ہے غصہ اور ہیجان کے وقت پر اور حضرت علیؑ کا خطبہ شقشقیہ اس لئے کہا جاتا ہے کہ جب ابن عباس نے آپ سے خواہش کی ہے کہ آپ اپنے کلام کو جاری کیجئے اس مقام پر سے کہ جہاں تک پہونچا تھا تو آپنے ابن عباس سے فرمایا اب کہاں اے ابن عباس وہ ایک شقشقہ یعنی جوش کا نتیجہ تھا جو بلند ہوا اور اب ختم ہو چکا۔"

(۵) شمس الدین یوسف بن قزغلی مشہور بسبط ابن جوزی متوفی ۶۵۴ھ ہیں جنھوں نے اپنی کتاب تذکرۃ خواص الامۃ میں خطبہ شقشقیہ کو تمام وکمال درج کیا ہے اور قطعی طور سے کلام امیر المومنین تسلیم کیا ہے۔

(۶) ملا علی قوشجی ہیں جو اپنی کتاب شرح تجرید میں بذیل شرح کلام محقق وافصحهم لساناً یعنی حضرت علیؑ تمام صحابہ میں فصاحت کے اعتبار سے بڑھے ہوئے تھے تحریر کرتے ہیں۔

علی ما یشهد به کتاب نهج البلاغة وقال البلغاء ان کلامه دون کلام الخالق وفوق کلام المخلوق " جیسا کہ شاہد ہے اسکی کتاب نہج البلاغہ اور فصحا کا مقولہ ہے کہ کلام آپ کا خالق کے کلام سے نیچے اور تمام مخلوق کے کلام سے بالاتر تھا۔

(۷) محمد بن علیؑ بن طباطبا معروف بہ ابن طقطقی اپنی کتاب تاریخ الفخری فی الآداب السلطانیۃ والدول الاسلامیۃ" مطبوعہ مصر ص۹ میں لکھتے ہیں۔

عدل ناس الی نهج البلاغة من کلام امیر المومنین علی بن ابیطالب فانه الکتاب الذی یتعلم منه الحکم والمواعظ والخطب والتوحید والشجاعة والزهد وعلو الهمة وادنی فوائده الفصاحة والبلاغة

بہت سے لوگوں نے کتاب نہج البلاغہ کی طرف توجہ کی جو امیر المومنین حضرت علیؑ بن ابیطالب کے کلام سے ہے۔ کیونکہ یہی وہ کتاب ہے جس سے حکم اور مواعظ اور توحید اور شجاعت اور زہد اور علو ہمت ان تمام باتوں کی تعلیم حاصل ہوتی ہے"

اور اُس کا ایک ادنیٰ جوہر ہے فصاحت و بلاغت۔

(۸) علامہ محدث ملا محمد طاہر فتنی گجراتی نے اپنی کتاب مجمع بحار الانوار میں جو لکھنؤ مطبع نولکشور میں شائع ہو چکی ہے اکثر اُن فقرات کو نہج البلاغہ کے جو نہایہ ابن اثیر سے نذر ناظرین ہو چکے درج کرتے ہوئے مندرجات نہج البلاغہ کے کلام امیر المومنین ہونے کی تصدیق کی ہے۔

(۹) مفتی دیار مصریہ علامہ مصلح شیخ محمد عبدہ متوفی ۱۳۲۳ھ جنہوں نے نہج البلاغہ کے تفسیری نوٹ اور حواشی تحریر کرکے اُس کو انتہائی اہتمام سے مصر میں چھپوانے کا انتظام کیا۔ وہ اپنے اُس مقدمہ میں جو شروع کتاب میں درج کیا ہے اپنی اُس حیرت و دہشت کا اظہار کرتے ہوئے جو نہج البلاغہ کے حقائق آگیں عبارات سے اُن پر طاری ہوئی ہے تحریر کرتے ہیں۔

كان يخيل لي في كل مقام ان حروبا	(اثنائے مطالعہ میں) مجھے ہر مقام پر معلوم
شبّت وغارات شنّت وان للبلاغة	ہوتا تھا کہ لڑائیاں شعلہ ور ہیں اور گیر ودار
دولة والفصاحة صولة وان للاوهام	شدت پر ہے اور بلاغت کی فتح ہے اور
عرامة وللرّيب دعارة وان جحافل	فصاحت کا حملہ ہے اور توہمات کی شکست ہے
الخطابة وكتائب الذرابة في عقود	اور شکوک کی رسوائی ہے اور یہ کہ خطابت کے
النظام وصفوف الانتظام تنافح	افواج اور طلاقت لسان کے لشکر نظام کلام
بالصفيح الابلج والقويم الاملج وتملج	کی لڑیوں اور سلسلہ کی صفوں میں

المهند و اصبع الحجج فتقل دعادة
الوساوس وتصيب مقاتل الخوانس
فما انا الا والحق منتصر والباطل
منكسر ومرج الشك في خمود وهرج
الريب في ركود وان مدبر تلك الدولة
وباسل تلك الصولة هو حامل لوائها
الغالب امير المؤمنين علي بن ابيطالب.
بل كنت كلما انتقلت من موضع الى
موضع احس بتغير المشاهد وتحول
المعاهد فتارة كنت اجدني في عالم
يعمره من المعاني ارواح عالية في
حلل من العبارات الزاهية تطوف
على النفوس الزاكية وتدنو من
القلوب الصافية توحي اليها رشادها
وتقوم منها مرادها وتنفر بها عن
مداحض المزال الى جواد الفضل
والكمال وطورا كانت تتكشف

چمکتی ہوئی تلواروں اور بل کھاتے ہوئے
نیزوں کے ساتھ مصروف پیکار ہیں اور نتیجہ خیز
دلائل کے ساتھ دلوں کی تسکین کا باعث ہوکر
وسوسہ انگیزیوں کو شکست دیتی اور باطل پسندیوں
کی جان لیتی ہیں مجھے تو کچھ نہیں نظر آتا تھا سوائے
اسکے کہ حق کی فتح ہورہی ہے اور باطل شکست اٹھا رہا
ہے اور شک شبہہ کی آگ خاموش اور توہمات کی
چپقلش سکون پذیر ہورہی ہے اور اس غلبہ و اقتدار
کی مدبر اور اس حملہ کی شہسوار وہ غالب قاہر علمبردار
ہستی ہے جس کا نام ہے امیر المومنین علی بن ابیطالب
بلکہ میں اس کتاب میں جب ایک جگہ سے
دوسری جگہ منتقل ہوتا تھا تو احساس کرتا تھا
کہ کس طرح مناظر میں تبدیلی ہورہی ہے اور نقشوں
میں انقلاب کبھی تو میں اپنے کو ایک دنیا میں پاتا
تھا جس میں معانی کے بلند پایہ ارواح عبارات کے
خوشنما حلے پہنے آباد ہیں جو پاکیزہ نفوس کے اوپر
گردش کرتے اور صاف و نورانی قلوب کے پاس جاکر

لی الجمل عن وجوه باسرة وانیاب	اُن پر ہدایت و ارشاد کی دری اتارتے اور انکو
کاشرة وارواح فی اشباح النمور و	اُنکے مقصود پر دو چار کرتے اور انکو لغزش و
مخالب النسور قد تحفزت للوثاب	خطا کی پھسلنوں سے ہٹا کر فضل و کمال کی جادوں
ثم انقضت للاختلاب فخلبت	پر لگاتے ہیں اور کبھی میرے سامنے ایسے جلے
القلوب عن هواها واخذت	آتے تھے جو معلوم ہوتا تھا کہ تیوریاں چڑھائے
الخواطر دون مرماها واغتالت	ہوئے ڈراونی صورتوں میں دانت نکالے ہوئے
فاسد الاهواء وباطل الآراء	ہیں۔ وہ روحیں ہیں شیروں کے پیکر میں اور شکاری
واحیانا کنت اشهد ان عقلا	پرندوں کے پنجوں کے ساتھ جو آمادہ ہیں حملہ
نورانیا لا یشبه خلقا جسدانیا	کے اوپر اور پھر ٹوٹ پڑتے ہیں شکار پر وہ دلوں کو
فصل عن الموکب الالهی واتصل	اپنی محبت سے موہ لیتے ہیں اور ضمیر پر قبضہ کر لیتے
بالروح الانسانی فخلعه عن	ہیں اور غلط خواہشات نفسانی اور باطل عقائد
غاشیات الطبیعة وسما به الی	کو اچانک طور سے مار ڈالتے ہیں اور اکثر مجھے معلوم
الملکوت الاعلی ونما به الی مشهد	ہوتا تھا کہ ایک نورانی عقل جو جسمانی مخلوق سے
النور الاجلی وسکن به الی	کسی طرح مشابہ نہیں ہے وہ جدا ہوئی الٰہی جلوس
عمار جانب التقدیس بعد	شاہی سے اور متصل ہوئی انسانی روح کے ساتھ
استخلاصه من شوائب التلبیس	اور جدا کر دیا اسکو مادی حجابوں سے اور بلند کر دیا
وآنات کانی اسمع خطیب الحکمة	اسکو عالم بالا کے ملکوت کی طرف اور پہنچا دیا اسکو

باعليآء الكلمة واو لياء	دینے لگے نوبیں اور ساکن کر دیا اُسکو جوار قدس کا
امر الامة يعرفهم مواقع	بعد اسکے خالص کر دیا اُس کو شکوک کی آمیزش
الصواب ويبصرهم مواضع	سے اور بعض اوقات میں سنتا تھا حکمت و دانش
الارتياب ويحذرهم مزالق	کے خطیب کو کہ وہ آواز دیتا ہے مسموع الکلمہ
الاضطراب ويرشدهم	مقتدر اشخاص اور امت اسلامیہ کے حکام اور
الى دقائق السياسة و	ذمہ داران کو اور انھیں بتلاتا ہے صحیح راستے اور
يهديهم طرق الكياسة	پتہ دیتا ہے خطرناک مقامات کا اور خوف دلاتا
ويرتفع بهم الى	ہے تزلزل و لغزش کی جگہوں سے اور رہنمائی کرتا
منصات الرياسة	ہے سیاست کے رموز اور دانش کے راستوں کی
ويصعدهم شرف	طرف اور بلند کرتا ہے ریاست کے تخت اور اصابت
التدبير ويشرف بهم	رائے اور حسن تدبیر کی شرف و منزلت کے اوپر
على حسن المصير۔	اور انھیں انجام بخیر ہونیکا طریقہ بتلاتا ہے۔

بیشک اس عبارت میں علامہ محمد عبدہ نے جس طرح نہج البلاغہ کے کلام امیر المومنین ہونے کی تصدیق کی ہے اسی طرح اُسکے مضامین کی حقیقت اور اُس کے مندرجات کی سچائی کا بھی اعتراف کیا ہے اور وہ لکھتے ہیں کہ اس کتاب کے مضامین حق کی فتح اور باطل کی شکست اور شکوک و اوہام کی فنا اور توہمات و وساوس کی بیخکنی کا سبب ہیں۔ اور وہ شروع سے آخر تک انسانی روح کیلئے

روحانیت و انسانیت، قدس و طہارت، جلال و کمال کے تعلیمات کے حامل اور انسانی زندگی کیلئے بہترین ہدایت کا مخزن ہیں۔ ممکن ہے ہندوستانی مسلمانوں کا وہ طبقہ جو صرف مذہبی مباحثات ہی سے دلچسپی رکھتا ہے علامہ شیخ محمد عبدہ کی بلند شخصیت اور انکی ذمہ دارانہ حیثیت سے واقف نہ ہو لیکن وہ اہل علم جو دوسرے ممالک اسلامیہ کے ساتھ بھی کچھ نہ کچھ اتصال اور دور حاضر کے علمائے اسلام کے علمی کارناموں سے واقفیت رکھتے ہیں انھیں معلوم ہے کہ علامہ محمد عبدہ اس دور آخر کے اُن جلیل القدر علما میں سے تھے جو شرق عرب میں "امام" و "مصلح" مانے گئے ہیں اور جمہور اسلام کے سب سے بڑے مرکز علمی مصر میں انکی مسلم الثبوت شخصیت کے نام پر علمی طبقہ کی گردنیں خم ہیں۔

انھیں نہج البلاغہ کے ساتھ وہ غیر معمولی عقیدت تھی کہ وہ اسے قرآن مجید کے بعد ہر کتاب کے مقابلہ پر ترجیح کا مستحق سمجھتے تھے۔

اُن کا اعتقاد تھا کہ جامعہ اسلامیہ میں اس کتاب کی زیادہ سے زیادہ اشاعت ہونا اسلام کی ایک صحیح خدمت ہے اور عربی طلاب کیلئے بجائے اسکے کہ وہ متداولہ ادبی کتابیں پڑھیں اس کتاب کو اپنا قبلہ مقصد بنانا انکی ذہنی ترقیوں کیلئے انتہائی مفید ہے نہ صرف اس لئے کہ اسکی عبارت ادبی حیثیت سے بہت بلند ہے بلکہ اس لئے بھی کہ وہ امیر المومنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام کا کلام ہے۔ اور معانی و مقاصد کے اعتبار سے بھی توجہ و التفات کا مستحق ہے چنانچہ وہ لکھتے ہیں:-

لیس فی اھل ھذہ اللغۃ الا قائل عرب اہل زبان میں ہر شخص اس بات کا قائل ہے کہ

بان کلام الامام علی بن ابیطالب	حضرت علی بن ابیطالب علیہ السلام کا کلام خدا
هو اشرف الکلام وابلغه — بعد	و رسول کے کلام کے بعد ہر کلام سے شرف و
کلام الله تعالی وکلام نبیه — و	بلاغت میں زیادہ اور معنی خیز اور انداز بیان میں
اغزره مادة وارفعه اسلوبا واجمعه	بلند تر اور بزرگ ترین معانی کے لحاظ سے زیادہ
لجلائل المعانی۔	جامع ہے۔
فاجدر بالطالبین لنفائس	لہذا عربی علم ادب کے نفیس ذخیروں کے طلبگاران
اللغة والطامعین فی التدرج	اور اسکے بلند مرتبوں میں تدریجی ترقی کے آرزومندوں
لمراقیها ان یجعلوا هذا الکتاب	کیلئے بہترین ذریعہ یہ ہے کہ وہ اس کتاب کو اپنے
اهم محفوظهم وافضل مأثورهم	محفوظات اور منقولات میں اہم اور بہترین درجہ عطا
مع تفهم معانیه فی الاغراض التی	کریں۔ اسکے ساتھ اسکے معانی کے سمجھنے کی کوشش
جاءت لاجلها وتأمل	بھی کریں اُن مقاصد کے لحاظ سے جنکے لئے وہ معانی
الفاظه فی المعانی التی	لائے گئے ہیں اور الفاظ میں غور کریں اُن معانی کے
صیغت للدلالة علیها	لحاظ سے جنکے اداکرنے کیلئے وہ الفاظ ڈھالے
لیصیبوا بذلك افضل	گئے ہیں تاکہ اسکے ذریعے اس کا بہترین
غایة وینتهوا الی خیر نهایة	مقصد حاصل ہو۔

ناحق کوشی اور انصاف فراموشی ہوگی اگر اس بات کا اعتراف نہ کیا جائے کہ عالم اسلام کو جمہوری حیثیت نہج البلاغہ کے ساتھ روشناس کرنے کا سہرا صفدر

علامہ شیخ محمد عبدہ کے سر ہے جو انکی ممتاز غیر متعصبانہ ذہنیت فراخ حوصلگی اور بلند نظری
کا نتیجہ تھا ورنہ سواد اعظم کا تو یہ عالم ہے کہ خاص اہلسنت کی کتابیں جو فضائل اہلبیت
سے متعلق ہیں جیسے تذکرۃ خواص الامۃ سبط ابن جوزی ۔ مطالب السئول کمال الدین ابن طلحہ
شافعی ۔ کفایۃ المطالب حافظ گنجی شافعی فصول مہمہ ابن صباغ مالکی ۔ مناقب اخطب خوارزم وغیرہ
وغیرہ ۔ انھیں چاہے شیعوں نے ایران میں شائع کر دیا ہو لیکن جمہور مسلمین کے مطابع نے انکے
طبع و اشاعت کو پسند نہیں کیا ۔ پھر چہ جائیکہ حضرت امیر المومنین علی بن ابیطالب کا کلام
جو ایک شیعی عالم کا جمع کردہ ہے لیکن وہ علامہ محمد عبدہ کی بلند نظری اور حقیقت شناسی تھی
جس نے ان چیزوں کی پرواہ نہیں کی اور یہ انکی بلند شخصیت تھی اور نیز خلوص نیت جس نے
انہیں کامیابی عطا کی اور شرق عرب کے بلند علمی طبقہ کو عموما اس کتاب کے سامنے سرنگوں
کر دیا اور اسوقت مصر و بیروت ایسے اسلامی مرکزوں میں اس کتاب کو وہی اہمیت
حاصل ہے جو اسے حقیقۃً ہونا چاہیئے ۔

ہندوستان کے مسلمان خصوصا وہ طبقہ جو باہمی مناقشات سے دلچسپی رکھتا ہے
جس کی مثال گولر کے کیڑوں کی ہے اور جو ایک انتہائی تنگ نظری کی محدود فضا میں مقید
ہے ۔ وہ نہج البلاغہ کو اس نظر سے دیکھتے ہیں کہ وہ ایک شیعی کتاب ہے اور اس لئے صرف اتنا فائدہ
اٹھاتے ہیں کہ بخیال خود بعض عبارتیں جو اپنے مفید مطلب پائیں انھیں شیعوں کے مقابلہ
میں بطور استدلال پیش کریں اور بس ۔ اسکے علاوہ وہ اسکے حقیقی فیوض و برکات سے
بالکل محروم ہیں ۔ لیکن دنیائے اسلام کی آزاد خیال جمہوریت اسوقت نہج البلاغہ سے

بہترین فیض حاصل کر رہی ہے اور وہ اسکو اپنا بہترین دلیل راہ اور چراغ منزل سمجھتی ہے
یقیناً اس کا سنگ بنیاد علامہ شیخ محمد عبدہ کا رکھا ہوا ہے۔

انھوں نے نہ صرف یہ کہ کتاب پر حواشی لکھ دیے اور اُسے طبع کرا دیا بلکہ وہ اپنی گفتگوؤں میں اور دوسرے لوگوں کے ساتھ اظہار خیالات میں بھی برابر اس کتاب کی تبلیغ کرتے رہتے تھے۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ مجلہ "الہلال" مصر نے اپنی جلد ۳۵ کے جزء اوّل بابتہ نومبر ۱۹۲۶ء کے صفحہ ۷۸ پر چار سوالات علمی طبقہ کی توجہ کے لیے شائع کیے تھے جن میں پہلا سوال یہ تھا کہ :-

ماھو الکتاب او الکتب التی طالعتموھا فی شبابکم فافادتکم وکان لھا اثر فی حیوتکم؟	وہ کون سی کتاب یا کتابیں ہیں جن کا آپنے اپنے شباب میں مطالعہ کیا تو انھوں نے آپ کو فائدہ پہونچایا اور انکا آپکی زندگی پر اثر پڑا؟

اس سوال کا جواب جو استاذ شیخ مصطفےٰ عبدالرزاق نے دیا ہے اور شمارہ دوم بابتہ دسمبر ۱۹۲۶ء صفحہ ۱۵۰ پر شائع ہوا ہے اس میں وہ لکھتے ہیں :-

طالعت بارشاد الاستاذ المرحوم الشیخ محمد عبدہ دیوان الحماسۃ ونھج البلاغۃ
میں نے استاد مرحوم شیخ محمد عبدہ کی ہدایت سے دیوان حماسہ اور نہج البلاغہ کا مطالعہ کیا۔

عبدالمسیح انطاکی نے بھی جنکی عبارت اس کے بعد آئیگی اس بات کا تذکرہ کیا ہے کہ علامہ محمد عبدہ نے مجھ سے فرمایا "اگر تم چاہتے ہو کہ انشا پردازی کا درجہ حاصل کرو تو امیرالمومنین حضرت علیؑ کو اپنا استاد بناؤ اور اُنکے کلمات کو اپنے لئے

چراغ ہدایت قرار دو"۔

موصوف کا یہ عقیدہ نہج البلاغہ کے متعلق کہ وہ تمام و کمال امیرالمومنینؑ کا کلام ہے اتنا واضح ہے کہ اُن کے تمام شاگرد جو اس وقت مصر کے بلند پایہ اساتذہ ہیں اس حقیقت سے واقف ہیں اور خود اُنکا مذکورہ سابق مقدمہ نیز اُن کے اکثر حواشی اس حقیقت کے بالکل واضح طور پر آئینہ بردار ہیں چنانچہ استاذ محمد محی الدین عبد الحمید مدرس کلیہ لغتہ عربیہ جامع ازہر جن کے خود خیالات اُنکی عبارت میں اسکے بعد پیش ہونگے کتاب کے مقدمہ میں لکھتے ہیں۔

عسیت ان تسأل عن رأی الاستاذ	ممکن ہے تم اس مسئلہ میں استاذ امام شیخ محمد
الامام الشیخ محمد عبدہٗ فی ذلک	کی رائے دریافت کرو جنھوں نے اس کتاب کو
وھوالذی بعث الکتاب من مرقدہٖ	خواب گمنامی سے بیدار کیا اور وسعت اطلاع اور
ولم یکن احد اوسع منہ اطلاعا	باریک نگاہی میں کوئی شخص ان سے زیادہ موجود
ولا ادق تفکیرا والجواب علی ھذا	نہیں تھا اس سوال کا جواب یہ ہے کہ ہم یقین کے
التساؤل انا نعتقد انہ رحمہ اللہ	ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ وہ اس کتاب کو تمام و کمال
کان مقتنعا بان الکتاب کلہ للامام	امیرالمومنینؑ کا کلام سمجھتے تھے اگرچہ انھوں نے
علی رحمہ اللہ وان لم یصرح بذلک	اس کی تصریح نہ کی ہو اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ
والدلیل علی ھذہ العقیدۃ انہ یقول	وہ اپنے مقدمہ میں کتاب کی تعریف کرتے ہوئے
فی مقدمتہ یصف الکتاب وان مدّ	لکھتے ہیں کہ "اس وادی سلطنت کی فرمانروا

تلك الدولة وباسل تلك الصولة	اور اس حملہ کی شہسوار وہ غالب قاہر علمبردار
هو حامل لوائها الغالب مبير الاقران	ہستی ہے جسکا نام ہے امیر المومنین علی بن ابیطالب"
علی بن ابیطالب" بل هو يتجاوز هذا	صرف اتنا ہی نہیں بلکہ وہ خصوصیات الفاظ کو بھی حضرت
المقدار الی الاعتراف بان	علیؑ کی زبان سے نکلا ہوا سمجھتے ہیں یہاں تک کہ وہ
جميع الالفاظ صادرة عن	کتاب کے مندرجہ الفاظ کو لغت کی عام کتابوں کے
الامام علیؑ حتی انہ لیجعل ما فی	مقابلہ میں سند قرار دیتے ہیں ملاحظہ ہو (جلد ۲ صفحہ ۱۹۷)
الکتاب حجة علی معاجم اللغة اسمع	اس اڈیشن کا وہ فرماتے ہیں "مواساۃ" کسی
الیه وهو یقول (ج ۲ ص ۱۷۹ من هذه	چیز میں دوسرے کو شریک کرنا۔ اہل لغت کہتے
المطبوعة) "المواساة بالشیٔ الاشتراک	ہیں کہ اسکے فعل میں فصیح آسیتہ کی لفظ ہے
فیه.... قالوا: والفصیح فی الفعل	(ہمزہ کے ساتھ) مگر امام کا تلفظ حجت ہے اسطرح
آسیته ولکن نطق الامام حجة" آه	کا استناد انھوں نے (جلد ۳ صفحہ ۲۷ حاشیہ نمبر ۴)
واعاد هذه الکلمة بنفسها (جلد ۳ ص ۲۷	میں بھی کیا ہے"
الحاشیة ٤ من هذه المطبوعة)	

---

۱ ـ ملک عرب کے مشہور مصنف "خطیب" انشاپرداز عالم شیخ مصطفیٰ غلائینی استاذ التفسیر واللغة والآداب العربية فی الکلیة الاسلامیة (بیروت) اپنی کتاب "اریج الزہر" میں زیر عنوان "نہج البلاغة واسالیب الکلام العربی" ایک مبسوط مقالہ کے تحت میں تحریر کرتے ہیں:

من احسن ما ینبغی مطالعته	بہترین چیز جسکا مطالعہ لازمی ہے اس شخص کو جو

يتطلب الاسلوب العالي كتاب نهج البلاغة للامام علي رضي الله عنه وهو الكتاب الذي انشأت هذا المقال لاجله فان فيه من بليغ الكلام والاساليب المدهشة والمعاني الرائقة ومناحي الموضوعات الجليلة ما يجعل مطالعه اذا ذا وله مزاولة صحيحة بليغا في كتابته وخطابته ومعانيه كان هذا الكتاب درة في صدف بعض المكتبات حتى اتيح لشيخنا المرحوم الاستاذ الامام الشيخ محمد عبده مفتي الديار المصرية رضي الله عنه ان يطلع عليه ويبرزه الى عالم المطبوعات ليكون استاذا للمنشئين ورائد البلغاء وقد علق عليه شرحا جزيل الفائدة كبير

زبان عرب کے بلند معیار تحریر کو حاصل کرنا چاہو کتاب نہج البلاغہ ہے حضرت امام علی رضی اللہ عنہ کی اور یہ کتاب وہ ہے جس کیلئے خاص طور سے میں نے اس مضمون کی بنیاد ڈالی ہے کیونکہ اس کتاب میں بلیغ کلام اور حیرت انگیز طرز تحریر اور جاذب نظر معانی اور مختلف عظیم الشان موضوعات ومقاصد کے خصوصیات ایسے ہیں جو مطالعہ کرنے والے کو اگر صحیح ذوق رکھتا ہو اور پورے طور سے اسکی مزاولت رکھے تو فصیح وبلیغ انشا پرداز اور مقرر بنا سکتے ہیں۔ یہ کتاب بعض کتبخانوں میں مثل صدف کے اندر پوشیدہ موتی کے مضمر اور پنہاں تھی یہاں تک کہ ہمارے استاد مرحوم امام شیخ محمد عبدہ مفتی دیار مصریہ کو توفیق شامل حال ہوئی اور انھوں نے اس کتاب پر مطلع ہو کر اس کو عالم مطبوعات میں نمایاں کیا تاکہ یہ ارباب انشاء اور فصحاء وبلغاء کی استاد قرار پائے

المغربی وقد طبع الکتاب بضع مرات	اور انھوں نے اس کتاب پر ایک پر فائدہ
مشروحا بقلم الاستاذ علیہ	شرح بھی بطور فٹ نوٹ حاشیہ کے تحریر کی۔
الرحمۃ۔ فاستفاد منہ اقوام کثیرون	یہ کتاب موصوف کی شرح سمیت چند مرتبہ طبع
منھم کاتب ھذہ السطور فالی	ہو چکی ہے اور اس سے بہت لوگوں کو فائدہ پہونچا
اقتناء ھذا الاثر العظیم	جن میں سے کاتب الحروف بھی ہے میں دعوت دیتا
یا طلاب الاسلوب العالی	ہوں اس یادگار کتاب کی طرف اُن لوگوں کو
و روّاد الکلام البلیغ	جو عربی کے بلند اسلوب تحریر کے طالب اور کلام
فان فیہ ما ترغبون۔	بلیغ کے مشتاق ہیں، وہ اس کتاب میں اپنے
———	مقصد کو پورے طور سے موجود پائیں گے۔

۱۱۔ استاذ محمد کرد علی رئیس مجمع علمی دمشق نے الہلال کے چار سوالات کے جواب دیے جن میں سے تیسرا سوال یہ تھا کہ

ما ھی الکتب التی تنصحون لشبان الیوم بقراءتھا۔	وہ کون سی کتابیں ہیں جنکے پڑھنے کی آپ موجودہ زمانہ کے نوجوانوں کو ہدایت کرتے ہیں۔

اسی سوال کے تحت میں لکھا ہے۔

اذا طلب البلاغۃ فی اتم مظاھرھا	اگر بلاغت کا مکمل ترین مظاہرہ اور وہ
والفصاحۃ التی لم تشبھا العجمۃ فعلیہ	فصاحت دیکھنا ہو جس میں عجمیت کی ذرا
بنھج البلاغۃ دیوان خطب امیر المؤمنین	بھی آمیزش نہیں ہے تو نہج البلاغہ کا

علی بن ابیطالب ورسائله
الی عماله (یرجع الی
فصل الانشاء والمنشئین
فی کتابی "القدیم والحدیث"
طبع بمصر ۱۹۲۵ء)
وشرح استاذی الشیخ
محمد عبده علیه وافٍ
بالغرض من حیث اللغة
والادب اما شرح ابن
ابی الحدید فلا یسع طالب العلم
الامام ارسته علی ما یری
استاذی الشیخ سلیم البخاری
فان فیه فصولا ممتعة فی اخبار
الصدر الاول ومابعده و
فی الادب والشعر والخطب لا یستغنی
عنها باحث مستفید.

مطالعہ کرنا چاہئے جو امیر المومنین علی بن ابیطالب
کے خطبوں اور خطوط کا جو اپنے عاملوں کے
نام لکھے ہیں مجموعہ ہے (تفصیل کیلئے ہماری کتاب
"قدیم وحدیث" کے فصل "انشاء وانشاپردازان"
ملاحظہ ہو۔ یہ کتاب مصر میں ۱۹۲۵ء میں شائع
ہوئی ہے) اور ہمارے استاد شیخ محمد عبدہ
کی شرح جو نہج البلاغہ پر ہے وہ حل لغات
اور ادبی نکات کے لحاظ سے مطلب برآری
کیلئے کافی ہے۔ لیکن ابن ابی الحدید کی شرح
وہ ایسی چیز ہے کہ میرے استاد شیخ سلیم بخاری
کی رائے کے موافق طالبعلم کیلئے اس کو
درسی حیثیت سے پڑھنا ضروری ہے۔ کیونکہ
اس میں صدر اول اور اسکے بعد کے تاریخی
واقعات نیز ادب، شعر اور خطبوں کا ایک
انتہائی مفید ذخیرہ موجود ہے جس سے کوئی
تحقیق شیوہ طالب علم مستغنی نہیں ہو سکتا۔

یہ جواب "الہلال" کے جلد ۳۵ کے جزء ۵ بابتہ مارچ ۱۹۲۷ء میں صفحہ ۵۷۲ پر

شائع ہوا ہے

۱۱۔ استاذ محمد محیی الدین عبدالحمید المدرس فی کلیۃ اللغۃ العربیہ بالجامع الازہر جنھوں نے نہج البلاغہ پر تعلیقی حواشی تحریر کیے ہیں اور علامہ شیخ محمد عبدہ کے حواشی کو برقرار رکھتے ہوئے خود بہت سی تحقیقات و شروح کا اضافہ کیا ہے اور ان حواشی کے ساتھ یہ کتاب مطبع استقامۃ مصر میں طبع ہوئی ہے انھوں نے اس ایڈیشن کے شروع میں اپنی جانب سے ایک مقدمہ بھی تحریر کیا ہے جس میں نہج البلاغہ کے استناد و اعتبار پر ایک سیر حاصل بحث کی ہے۔ ہم اس کے ضروری اجزا یہاں پر درج کرتے ہیں۔

وبعد فهذا الکتاب "نهج البلاغة"	یہ کتاب "نہج البلاغۃ" کلام امیر المومنین علی
وهو ما اختاره الشريف الرضي	بن ابی طالبؑ کا وہ انتخاب ہے جسے
ابو الحسن محمد بن الحسن الموسوي	شریف رضی ابو الحسن محمد بن حسن موسوی
من کلام امیر المؤمنین علی بن	نے جمع کیا ہے۔ یہ وہ کتاب ہے جو اپنے
ابی طالبؑ وهو الکتاب الذی جمع	اندر بلاغت کے نمایاں خصوصیات اور
بین دفتیه عیون البلاغة و	اُس کے ہنروں کو لئے ہوئے ہے اور
فنونها وتهیأت به للناظر فیه	دیکھنے والے کے لئے اس میں تمام اسباب
اسباب الفصاحة ودنا منه	فصاحت کے فراہم ہیں اور ثمرہ اُس کا سامنے
قطافها اذ کان من کلام	موجود ہے اس لئے کہ یہ اُس بزرگ کا

افصح الخلق بعد الرسول صلی اللہ	کلام ہے جو رسول اللہ ص کے بعد تمام خلق خدا
علیہ وسلم منطقا واشدہم اقتدارا	میں فصاحت گفتار اور قدرت کلام اور قوت
وابرعہم حجۃ واملکہم للغۃ	استدلال میں سب سے زیادہ تھا اور لغات عرب
یدیرہا کیف شاء، الحکیم	پر سب سے زیادہ قابو رکھتا تھا کہ جس صورت سے
الذی تصدر الحکمۃ	چاہتا تھا انھیں گردش دیتا تھا۔ وہ حکیم کامل
عن بیانہ والخطیب الذی	جس کے بیان سے حکمت کے سبق حاصل ہوتے
یملأ القلب سحر لسانہ	ہیں اور وہ خطیب جس کی جادو بیانی دلوں
العالم الذی تہیأ لہ من	کو بھر دیتی ہے - وہ عالم جس کیلئے رسول
خلاط الرسول وکتابۃ	کے ہر وقت کے ساتھ اور وحی کی کتابت اور
الوحی والکفاح عن الدین	شمشیر و زبان دونوں سے دین کی نصرت
بسیفہ ولسانہ منذ حداثتہ	کے کمسنی ہی سے وہ خصوصیات حاصل ہوئے
مالم یتہیأ لاحد سواہ -	جو کسی دوسرے کیلئے حاصل نہیں تھے -
ھذا الکتاب "نہج البلاغۃ" وانا	یہ کتاب نہج البلاغہ - اور مجھے اپنے
حفی منذ طراءۃ السن ومیعۃ	زمانہ کمسنی اور ابتدائے جوانی سے اس کتاب
الشباب فلقد کنت اجد	کے ساتھ خصوصیت حاصل ہے کیونکہ میرا باپ
والدی کثیر القراءۃ فیہ وکنت	والد کو دیکھتا تھا کہ وہ اکثر اس کتاب کو پڑھا
اجد عمی الاکبر یقضی معہ	کرتے ہیں اور اپنے بڑے چچا کو بھی میں نے

طویل الساعات بردّد دیکھا ہے کہ وہ گھنٹوں اس کتاب کے عبارات
عبارا تہ و ستفرج کو پڑھتے رہتے اور اسکے معانی کو سمجھتے رہتے
معانیھا و یتقبل اسلوبہ اور اسکے انداز بیان پر غور کرتے رہتے تھے
وکان لھما من عظیم ان دونوں بزرگوں کے میرے دل میں اثر
التأثیر علی نفسی ماجعلنی کا نتیجہ تھا کہ میں نے بھی انکی اقتدار کی اور
اقفو اثرھما فاحلّہ من اس کتاب کو اپنے قلب میں سب سے پہلا درجہ
قلبی المحلّ الاوّل واجعلہ سمیری عطا کیا اور اسکو اپنا مونس تنہائی قرار دیا
الذی لا یمل وانیسی الّذی اخلو جو کسی مونس و ہمدم کی عدم موجودگی میں
الیہ اذا اعوّز الانیس۔ میری دلبستگی کا باعث ہو۔

اس کے بعد علامہ شیخ محمد عبدہ کی رائے اس کتاب کے متعلق اور جامع نہج البلاغہ شریف رضی کا تبصرہ جو انھوں نے اپنے مقدمۂ کتاب میں کتاب کی امتیازی خصوصیت کے متعلق کیا ہے نقل کرتے ہوئے فاضل محشی نے اس پر اظہار خیال کیا ہے اسکے بعد لکھتے ہیں۔

ولیس من شك عند احد من ادباء موجودہ زمانہ کے ادبا نیز اسکے قبل کے ادبا میں سے کسی کے
ھذا العصر ولا عند احد ممّن تقدمھم نزدیک اسمیں کوئی شک نہیں کہ اکثر حصہ اس کلام کا جو
فی ان اکثر ما تضمنہ "نھج البلاغۃ" نہج البلاغہ میں مندرج ہے امیر المومنینؑ کا کلام ہے ہاں
من کلام امیر المؤمنین علیہ السلام اسمیں کسی ایک کو بھی شک نہیں ہے اور نہ اسمیں کوئی

نعم ليس من شك عند احد في
ذلك وليس من ث.. عند احد
في ان ما تضمنه الكتاب جار على النهج
المعروف عن امير المؤمنين موافق
للاسلوب الذي يحفظه الادباء
والعلماء من كلامه الموثوق
بنسبته اليه ولكن بعض المعروفين
من ادباء عصرنا يميلون الى
ان بعض ما في الكتاب من خطب
رسائل لم يصدر عن غير الشريف
الرضي جامع الكتاب فهو منشئه وهو مدعي
نسبته الى الامام.

شک ہے کہ جو کچھ اس میں درج ہے وہ اسی طریقہ پر ہے
جو جناب امیر کا عام طور سے معلوم ہے اور اس انداز
بیان کے موافق ہے جو ادبا و علماء نے محفوظ کیا ہے
حضرت کے اس کلام سے جسکی نسبت آپکی طرف قابل
وثوق طریقہ سے ثابت ہے لیکن ہمارے زمانہ کے
بعض مشہور ادبا کا میلان اس خیال کی طرف
ہے کہ بعض خطبے اور خطوط جو اس کتاب میں درج
ہیں وہ سید رضی جامع نہج البلاغہ ہی کی تالیف
ہیں اور انہی کے انشا کیے ہوئے ہیں اور خود
انھوں نے ہی انکی نسبت کا امام کی طرف دعویٰ
کیا ہے۔

اس جماعت کے خیالات درج کرتے ہوئے موصوف رقمطراز ہیں۔

واهم ما يجده باحثو الادب العربية في هذا العصر من اسباب يتمسك
بها القول بان الكتاب من صنع جامعه وتأليفه ذلك الذي نوجزه
لك في الاسباب الاربعة الآتية -

الاول: ان في الكتاب من التعريض بصحابة رسول الله صلى الله

عليه وآله وسلم مما لا يصح ان يسلم صدوره عن مثل الامام علي كما تراه في ثنايا الكتاب من سباب معاوية و طلحة والزبير وعمرو بن العاص ومن ذهب الى تأييدهم والدفاع عن سياستهم.

الثاني - ان فيه السجع والتنميق اللفظي وآثار الصنعة مما لم يعهده عصر علي ولا عرفه وانما ذلك شيء طرأ على العربية بعد العصر الجاهلي وصدر الاسلام وافتتن به ادباء العصر العباسي و الشريف الرضي جاء من بعد ذلك على ما الفوه فصنف الكتاب على نهجهم وطريقتهم -

الثالث : ان فيه من دقة الوصف واستفراغ صفات الموصوف واحكام الفكرة وبلوغ النهاية في التدقيق كما تراه في وصف الخفاش (١) والطاوس (٢) والنملة (٣) والجرادة (٤) وكل ذلك لم يلتفت اليه علماء الصدر الاول ولا ادباؤه وشعراؤه وانما عرفه العرب بعد تعريب كتب اليونان والفرس الادبية والحكمية . ويدخل في هذا السبب استعمال الالفاظ الاصطلاحية التي عرفت في علوم الحكمة من بعد كالاين والكيف ونحوهما وكذلك استعمال الطريقة العددية في شرح المسائل وفي تقسيمات الفضائل والرذائل مثل قوله "الاستغفار على ستة معان (٥) ...... الايمان على اربع دعائم (٦)

الصبر، الیقین والعدل والجہاد والصبر منها علی اربع شعب... الخ

الرابع ان فی عبارات الکتاب ما یشم منه ریح ادعاء صاحبه علم الغیب وهذا امر یجل عن مثله مقام علیؓ ومن کان علی شاکلة علیؓ ممن حضر عهد الرسالة ورأی نور النبوة۔

(یعنی) سب سے بڑے اسباب جو اس کتاب کے کلام امیر المومنین ہونے کے خلاف پیش کیے جاتے ہیں وہ صرف چار ہیں جنھیں ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

(۱) یہ کہ اس کتاب میں اصحاب رسول اللہ کی نسبت ایسے تعریضات ہیں جن کا کسی طرح حضرت علی سے صادر ہونا تسلیم نہیں کیا جا سکتا خصوصاً معاویہ طلحہ زبیر عمرو بن العاص اور اُنکے اتباع کے بارے میں تو سبّ و شتم تک موجود ہے

(۲) اس میں لفظی آرائش اور عبارت میں صنعت آرائی اس حد پر ہے جو حضرت علی کے زمانہ میں نایاب تھی۔

(۳) اس میں تشبیہات واستعارات اور واقعات واوصاف کی صورت کشی اتنی مکمل ہے جس کا صدر اول اسلام میں بالکل پتہ نہ تھا اُس کے ساتھ حکمت اور فلسفہ کی اصطلاحی لفظیں نیز مسائل کے بیان میں حساب کا طریقہ یہ تمام باتیں اُس زمانہ میں رائج نہ تھیں۔

(۴) اس کتاب کی اکثر عبارتوں سے علم غیب کے ادعا کا پتہ چلتا ہے جو حضرت علی ایسے پاکباز انسان کی شان سے بعید ہے۔

موصوف ان خیالات کو رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں :-

لسنا علم اللہ ممن یری فی ھذہ الاسباب مجتمعۃ او منفردۃ دلیلا او شبہ دلیل علی ما ذھب الیہ انصار ھذہ الفکرۃ وقد نغالی اذا نحن اعتبرناھا شبھات تعرض للبحث وتکلف الباحث ردھا۔

خدا گواہ ہے کہ ہمیں ان اسباب میں مجموعی طور پر یا ایک ایک میں انفرادی حیثیت سے کوئی حقیقی دلیل یا دلیل کی صورت بھی اس دعوی کے ثبوت میں نظر نہیں آتی جسے ان لوگوں نے ثابت کرنا چاہا ہو بلکہ یہ بھی زیادتی ہوگی کہ ہم انھیں ایسے شبہات کا درجہ عطا کریں جو بحث و تحقیق میں سد راہ ہوتے ہیں اور جن کے جواب کی ضرورت ہوتی ہے۔

لیکن اسکے بعد اُنھوں نے ایک ایک کرکے ہر دلیل کو رد بھی کیا ہے۔

پہلی دلیل کے متعلق وہ لکھتے ہیں کہ تاریخ کا ہر طالب علم اس بات سے واقف ہے کہ حضرت علی کو اپنے سرپرست، چچازاد بھائی اور خُسر حضرت رسول کا صدمہ اٹھانا پڑا اُس وقت آپ کی عمر تیس برس یا اس سے کچھ زائد تھی - وہ جوانی کا زمانہ تھا اور جوانی کی امنگیں معلوم ہیں - اسکے ساتھ آپ میں اصابت رائے، تبحر علمی، باریک نظری اور حسن عمل کے وہ تمام خصوصیات موجود تھے جو دوسرے سن رسیدہ اور بزرگ صحابہ میں سمجھے جا سکتے تھے - اور پھر نصرت دین میں آپکے وہ کارنامے خاص طور سے سرمایۂ ناز تھے جو آپنے رسالتمآب کی زندگی میں انجام دیے تھے - اس صورت میں کم از کم اتنا ضرور ہونا چاہیئے کہ مسلمانوں کی قسمت کے فیصلہ میں آپ کو شریک مشورہ

کرلیا جائے لیکن حالات ایسے فراہم ہوئے کہ آپ رسول کی تجہیز و تکفین میں مصروف رہے
اور وہاں آپکی عدم موجودگی میں فیصلہ کرلیا گیا۔

اس صورت میں باہمی ایک طرح کی رنجش کا پیدا ہوجانا قدرتی حیثیت سے ایک ضروری امر ہے۔

اسکے بعد معاویہ نے آپ سے کھلم کھلا مقابلہ کیا اور جنگ کی۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ ہمارے ارباب جب حضرت علی کی شمشیر کشی کو ان لوگوں کے مقابلہ میں تسلیم کرتے ہیں تو پھر اُن کو اُس لفظی سخت کلامی سے جو ان لوگوں کی نسبت نظر آتی ہے تسلیم کرنے میں عذر کیوں ہوتا ہے۔ اسی لئے آپ کے کلام میں جو اشارے پہلی صورت (خلفاء ثلثہ کے حالات) سے متعلق ہیں وہ نسبتہً نرم و ملائم ہیں اور دوسرے موقع پر آپکے تصریحات بہت سخت ہیں۔

دوسری دلیل کا جواب یہ ہے کہ کتاب میں سجع و قافیہ کی پابندی اس حد تک ہرگز نہیں ہے کہ معنوی محاسن کو نظر انداز کردیا گیا ہو بلکہ جہاں تک دیکھا جاتا ہے اُسکے سجع و قافیہ میں آمد کی صورت نظر آتی ہے اورد آورد نہیں ہے۔ اس طرح کی صورت اُس زمانہ میں بھی موجود تھی اور جو شخص جانتا ہو کہ علی بن ابیطالب کا فصاحت و بلاغت میں کیا درجہ تھا اُسے اس کے تسلیم کرنے میں کوئی عذر نہیں ہوسکتا۔

اسی سے تیسری دلیل کی کمزوری بھی ظاہر

ہو جاتی ہے ۔ یہ کون کہتا ہے کہ باریک خیالی اور خوش بیانی اور وصف و تشبیہ کا حسن کسی قوم کا مخصوص حصہ ہے اور اگر ایک عرب، وہ بھی قرا ئش کا انسان اور وہ جس نے قرآن کی فصاحت کو دیکھا ہو اور افصح العرب رسول کے ساتھ ابتدائے عمر سے رہا ہو وہ اس کمال کا مظاہرہ کرے تو قابل تسلیم نہیں ہے!

چوتھی دلیل کا جواب یہ ہے کہ جسے علم غیب سے تعبیر کیا جاتا ہے اُسے ہم فراست اور زمانہ کی نبض شناسی کا نتیجہ سمجھتے ہیں جو علی ایسے حکیم اسلام سے بعید نہیں ہے ۔

یہ تصریحات ہیں اکابر علمائے اہلسنت کے جنھوں نے نہج البلاغہ کو کلام امیر المومنینؑ تسلیم کیا ہے ۔ غیر مسلم مصنفین میں سے بھی دو شخصوں کی تحریر اس وقت میرے پیش نظر ہے جنھوں نے اس حقیقت کا اعتراف کیا ہے اور نہج البلاغہ کی صحت اسناد کی گواہی دی ہے ۔

(۱) عبد المسیح انطاکی صاحب جریدۃ "العمران" مصر جس نے امیر المومنینؑ کی سیرت میں اپنی مشہور کتاب "شرح قصیدہ علویہ" تحریر کی ہے اور وہ مطبع رعمسیس فجالہ مصر میں شائع ہوئی ہے ۔ وہ اپنی اس کتاب کے صفحہ ۵۳۹ پر تحریر کرتے ہیں

لاجدال ان سیدنا علیاً امیرالمؤمنین	اس امر میں اختلاف کی کوئی گنجائش نہیں ہے
هو امام الفصحاء واستاذ	کہ حضرت امیر المومنین علیؑ فصحا کے امام اور
البلغاء واعظم من خطب و	بلغا کے استاد ہیں اور وہ تمام اُن لوگوں میں کہ
کتب فی عرف اهل هذه	جنھوں نے عربی زبان میں تقریر یا تحریر میں
الصناعة الالباء وهذا کلام	کمال دکھایا سب سے زیادہ جلیل المرتبہ اور بڑا
قد قیل فیه بحق انه فوق کلام	درجہ رکھتے ہیں اُنکا کلام ہمارے سامنے ہے
المخلوق وتحت کلام الخالق	جس کے متعلق سچی بات یہ کہی گئی ہے کہ وہ تمام
قال هذا اکثل من عرف فنون	خلق خدا کے کلام سے بالا اور بس خالق کے کلام
الکتابة واشتغل فی	کے ماتحت ہے۔ یہ ہر اُس شخص نے کہا ہے کہ جو
صناعة التحبیر والتحریر	انشا پردازی کے فنون سے واقف اور تقریر و
بل هو استاذ الکتاب	تحریر کے فن میں ماہر ہے حضرت تمام عرب
العرب ومعلمهم بلامراء	انشا پردازوں کے استاد اور معلم ہیں۔ کوئی
فما من ادیب لبیب	باخبر ادیب جو انشا پردازی کے فن میں مہارت
حاول اتقان صناعة التحریر	حاصل کرنا چاہتا ہو ایسا نہ ہوگا جسکے سامنے
الا و بین یدیه القرآن و	قرآن اور نہج البلاغہ موجود نہ ہوں وہ خالق
نهج البلاغة ذاک کلام الخالق	کا کلام اور یہ اشرف المخلوقین کا کلام اور وہ
هذا کلام اشرف المخلوقین	انہی دونوں کتابوں کا سہارا لینے پر مجبور ہے

وعليهما يعوّل في التحرير
والتحبير اذا اراد ان يكون
في معاشر الكتبة المجيدين ولعل
افضل من خدم لغة قريش الشريف
الرضي الذي جمع خطب واقوال وحكم
ورسائل سيدنا امير المؤمنين
من افواه الناس واماليهم واسماها
بكل الاصابة باطلاقه عليه اسم
"نهج البلاغة" وما هذا الكتاب الا
صراطها المستقيم لمن يحاول
الوصول اليها من معاشر المتأدبين
ولعل احسن وصف قرأته لنهج البلاغة قول
الاستاذ الكبير الفيلسوف الشيخ محمد عبده
المصري رحمه الله فقد وصف
ما كان يشعر به وهو بين يدي تلك اللآلي
الحسان المزرية بعقود الجمان۔

اگر اچھا انشا پرداز اور ادیب بننا چاہتا ہے
شاید اُن لوگوں میں کہ جنھوں نے قریش کی
زبان (عربی) کی خدمت کی ہے سب سے بڑا درجہ
شریف رضی کو حاصل ہے جنھوں نے حضرت علیؑ
کے خطبے اقوال حکم اور خطوط کو جمع کیا ہے لوگوں
کے محفوظات اور تحریرات سے اور بیشک انھوں نے
بہت ٹھیک رکھا ہے اُس کا نام "نہج البلاغہ" یہ
کتاب حقیقتاً صحیح راستہ ہے اس شخص کے لئے
جو بلاغت کی منزل تک پہنچنا چاہتا ہو اور غالبًا
بہترین توصیف جو میری نظر سے گذری ہے
نہج البلاغہ کی وہ قول ہے استاد کبیر فیلسوف
شیخ محمد عبدہ مصری کا جنھوں نے اپنے
احساسات و تاثرات کا اظہار کیا ہے اُس موقع
پر جب وہ ان نایاب بیش بہا موتیوں کے
سامنے تھے جو زر و جواہر سے زیادہ قیمت
رکھتے ہیں۔

اس کے بعد شیخ ابن عبدہ کی وہ عبارت نقل کی گئی ہے جو ہم اسکے قبل ہدیۂ ناظرین

کر چکے ہیں اور اس عبارت کے نقل کرنے کے بعد لکھا ہے۔

هذا ما رآه الاستاذ الامام رحمه الله
و ما شعر به وهو مجد في درس
نهج البلاغة سائر اليها فلا عجب
اذا رأينا بالنصيب الاعلى فكان
اقصيهم من كتب في المتأخرين وقد
قال لي رحمه الله مرة اذا رمت
ان تكون كاتبا فخذ الامام امير المؤمنين
عليه صلوات الله استاذا
واتخذ اقواله الدرية في ظلمات
ليلك نبراسا وذكر مرة الى
المرحوم الشيخ ابراهيم اليازجي
الكاتب كاتب العرب وامام
اساتذة اللغة فيهم في العهد
الاخير بالاجماع قال "ما
اتقنت الكتابة الا بدرس
القرآن العظيم ونهج البلاغة

یہ رائے ہے جس کا استاذ امام (ابن عبدہ) رحمۃ اللہ
علیہ نے اظہار کیا ہو اور جو تاثرات انکے دل میں پیدا
ہوئے ہیں اس موقع پر جب وہ نہج البلاغہ کے
درس میں منہمک اور بلاغت کی منزل کے سالک تھے
اسکے بعد کوئی تعجب کی بات نہیں ہے۔ اگر خود
شیخ ابن عبدہ بلاغت میں اعلیٰ درجہ پر فائز ہوگئے
ہوں اور حقیقت یہ ہے کہ متاخرین میں فصاحت و
بلاغت کے اعتبار سے موصوف ہی بہترین
انشا پرداز تھے اور خود موصوف نے ایک مرتبہ
مجھ سے فرمایا کہ اگر تم انشا پرداز بننا چاہتے ہو
تو امام امیر المومنین علی کو اپنا استاد بناؤ اور
ان کے روشن کلمات کو اپنے لئے چراغ ہدایت
قرار دو اور ایک مرتبہ مجھ سے شیخ ابراہیم
یازجی نے جو اس دور اخیر میں متفقہ طور پر
کامل انشا پرداز عربی کے اور امام اساتذۂ
لغت مانے گئے ہیں فرمایا کہ مجھے اس فن میں

القویم فهما کنز العربیة الذی لا ینفد
وذخیرتها للمتأدب وهیهات ان
یظفر ادیب بحاجته من
هذه اللغة الشریفة ان
لم یجعل لیله سهرا فی
مطالعتها والتبحر فی عالی
مطالبها

جو اتنا کمال حاصل ہوا وہ صرف مطالعۂ
قرآن مجید اور نہج البلاغہ کے یہ دونوں عربی
زبان کے وہ خزانۂ عامرہ ہیں جو کبھی ختم نہیں ہو سکتے
اور سرمایہ ہیں طالبان علم ادب کیلئے اور کیا ممکن ہے
بھلا کوئی ادیب اپنے مقصد کو اس زبان کے کمالات
میں حاصل کر سکے جب تک وہ ان دونوں کتابوں کے
مطالعہ میں اپنی راتیں بیدار نہ رہا ہو۔

(۳) فواد افرام بستانی' استاذ الآداب العربیة فی کلیة القدیس یوسف (بیروت)
بڑے درجہ کے عیسائی ادیب اور محقق مورخ ہیں۔

انھوں نے ایک سلسلہ تعلیمی کتابوں کا "روائع" کے نام سے شائع کیا ہے جس میں مختلف جلیل المرتبہ مصنفین
کے آثار قلمی اور تصانیف سے مختصر انتخابات' مصنف کے حالات' کمالات' کتاب کی تاریخی تحقیقات
وغیرہ کے ساتھ چھوٹے چھوٹے مجموعوں کی صورت میں ترتیب دیے ہیں اور یہ کیتھولک عیسائی پریس
(بیروت) میں شائع ہوئے ہیں اس سلسلہ کا مجموعہ "امیرالمومنین اور نہج البلاغہ" سے تعلق رکھتا ہے جس کے متعلق تمہیدی
مقدمہ میں جو مولف کے قلم سے تحریر کیا ہے۔

انا نبدأ الیوم بنشر منتخبات من نهج البلاغة للامام
علی بن ابی طالب اول مفکری الاسلام

سب سے پہلے ہم اس سلسلہ کی ابتدا کرتے ہیں کچھ انتخابات کے ساتھ نہج البلاغہ
کے جو اسلام کے سب سے پہلے مفکر امام علی بن ابی طالب کی کتاب ہے
اس کے بعد وہ حصہ شروع ہوا ہے جو سلسلہ روائع کی پہلی قسط ہے۔

اس کا ٹائیٹل پیج حسب ذیل ہے:-

علی بن ابیطالب

نهج البلاغة

درس ومنتخبات

بقلم

فواد افرام البستاني

استاذ الآداب العربية في كلية القديس يوسف

المطبعة الكاثوليكية - بيروت

١٩٢٧

اس کے بعد کتاب شروع ہوتی ہے جس کی تمہیدی چند سطریں حسب ذیل ہیں۔

علی بن ابیطالب	علی بن ابیطالبؑ
۶۰۰ ــــ ۶۶۱	ولادت ۶۰۰ء وفات ۶۶۱ء
لعلي بن ابيطالب شخصية جذابة	علی بن ابیطالب کی ایک جذاب (خاص کشش
حامت حولها اقلام الرواة	والی) شخصیت ہے جس کے گرد رواۃ حدیث اور
والمؤرخين واجتهدت في فهمها	مورخین کے قلم ہمیشہ گردش کرتے رہے ہیں۔ اور
عقول النقاد المفكرين واهتدت	ناقدین و مفکرین کے عقول اس شخصیت کے
بهديها ميول الزهاد والسالكين	سمجھنے میں کوشاں رہے ہیں۔ اور زہاد و ارباب
وسارت تحت لوائها الجم الغفير	سلوک کے توجہات انکی سیرت اور طرز زندگی
من المتأدبين ولم تكن الآراء	کی طرف متوجہ رہے ہیں اور انکے علم کے سایہ
المختلفة والنظريات المتباينة	میں ارباب ادب کی بڑی جمعیت چلتی رہی ہے اور
والمجادلات العديدة بين	مختلف اقوال اور جداگانہ نظریات اور کثیر التعداد
السنيين والشيعيين على كر	مناظرات جو باستداد زمانہ سنی اور شیعی فرقوں
الايام الا لتزيد الرجل سموا	میں رہا کیے ہیں وہ اس انسان کی بلندی
وعظمته بروزا من خلال	میں اضافہ ہی کرتے رہے۔ اور اسکے کمالات عقلیہ

غشاء النازعات المتکاثفۃ	کی نمائش اُن منازعات کے پردوں سے جو کبھی
حینا و انشا قت احیانا	گہرے اور اکثر اوقات ہلکے رہا کیے ہیں زیادہ ہی
فمن ھو ھذا الرّجل	ہوتی رہی ہے - ہم کو دیکھنا ہے کہ یہ عظیم الشان
العظیم و ما ھی قیمۃ	انسان کون ہے اور علم ادب کا مخصوص انسان
رجل الادب ۔	کیا قدر و قیمت رکھتا ہے ۔

اس کے بعد مختلف عنادین کے تحت میں امیر المومنینؑ کی سیرت اور حضرت کے خصوصیات زندگی پر روشنی ڈالی گئی ہے جو ایک عیسائی کی تحریر ہونے کے سبب پورے طور سے شیعی نقطۂ نظر کے موافق نہ ہو لیکن پھر بھی حقیقت و انصاف کے بہت جوہر اپنے دامن میں رکھتی ہے - موضوع کی اجنبیت کو دیکھتے ہوئے یہ مقام مقتضی نہیں ہے - ورنہ ضرورت ہے کہ اس تحریر کا پورا ترجمہ ہدیہ ناظرین کیا جائے عنادین کتاب حسب ذیل ہیں:-

نشأتہ غیرتہ و شجاعتہ ایمانہ و اٰمالہ - بعد موت النبی فتنۃ محنۃ علیؑ - خلافۃ علی - المبایعۃ والمعارضۃ معرکۃ الجمل معرکۃ صفین - اثارہ - شخصیۃ علی الادبیۃ دور الشعور - دور المخیلۃ - دور العقل -

غرض اسی طرح کے عنادین قائم کیے گئے ہیں - اور اپنے فہم کے مطابق امیر المومنینؑ کی شخصیت پر روشنی ڈالنے کی کوشش کی گئی ہے جو ایک اجنبی شخص کے قلم سے خوش آیند ضرور معلوم ہوتی ہے - اگرچہ کہیں کہیں اس میں نظری غلطی اور بھول چوک کا نمونہ بھی نظر آجاتا ہے۔ مذکورۂ بالا عنادین پر ایک حد تک سیرحاصل بحث کرتے ہوئے - مصنّف نے

عنوان قائم کیا ہے۔

"نہج البلاغہ" اور دوسرا عنوان "جمعہ" یعنی اس کتاب کی جمع و تالیف" اسکے تحت میں تحریر کیا ہے:-

قال المسعودی عن خطب علی بن	مسعودی نے حضرت علی کے خطبوں کی نسبت
ابی طالب اتفاق سائر مقاماته	کہا ہے کہ وہ آپ کے تمام مواقع زندگی میں کچھ اوپر چار سو
اربعمائة خطبة ونیف وثمانون	اسی ۴۸۰ خطبے ہیں جن کو حضرت نے فی البدیہہ ارشاد
یوردها علی البدیهة تداول	کیا تھا۔ اور لوگوں نے آپ کے سینہ بسینہ انکو نقل
الناس ذلك عنه قولا وعملا	کیا۔ یہ خطبے برابر لوگوں میں شائع رہے یہاں تک کہ
وما زال الناس یتداولون	شریف رضی کا زمانہ آیا۔ اور انھوں نے جو کچھ
ذلك حتی قام الشریف الرضی	امام کے خطبے اور خطوط اور مواعظ راویوں کی
فجمع کل ما نقل عن الامام	زبان سے نقل ہوئے تھے سب کو یکجا مجتمع کر دیا
من خطب ورسائل ومواعظ	اور ایک کتاب میں محفوظ کر کے اسکا نام رکھا
فضمنها کتابا واحدا اسماه	"نہج البلاغہ" جس کی تصنیف سے وہ رجب ۴۰۰ھ
"نهج البلاغة" انتهی من تالیفه	میں فارغ ہوئے اور انھوں نے ہر باب کے آخر میں
فی رجب سنة ۴۰۰ھ (اذا س ۱۰۱)	کچھ اوراق سادہ رکھے اس امید میں کہ جمع و تالیف
بعد ان ترك اوراقا بیضا	کے بعد شاید کچھ اور دستیاب ہو تو وہ اسکی مناسب جگہ
فی آخر کل باب رجاء ان تضیف	پر درج کیا جا سکے۔ اور شریف رضی مذکور حضرت علی کی

على شيء بعد الجمع فيه حتى في المحل
الذي ينسبه الشريف الرضي من مثلا لعلي
اسمه محمد بن طاهر بن الحسين بن موسى بن
ابراهيم المرتضى بن موسى الكاظم ولد سنة ٩٦٩
وتوفي سنة ١٠١٥ ويعرف ايضا بالمرتضى لقب
احد اجداده وبالشريف الموسوي كان من
اشهر ادباء عصره وله ديوان شعر معروف

اولاد میں تھے ۔ انکا نام تھا محمد بن طاہر بن حسین بن
بن موسیٰ بن ابراہیم مرتضیٰ ابن امام موسیٰ کاظمؑ
ولادت انکی ۹۶۹ء میں ہوئی وفات ۱۰۱۵ء میں
تھی اور اپنے دادا (ابراہیم مرتضیٰ) کے نام پر
کبھی انکو مرتضیٰ بھی کہا جاتا تھا ، اور شریف موسوی
سے بھی یاد کیے جاتے ہیں ۔ یہ اپنے زمانہ کے بڑے مشہور
ادیب تھے اور اُن کا ایک دیوان مشہور و معروف ہے۔

اس کے بعد عنوان قائم کیا ہے " صحة نسبته " یعنی اس کتاب کی صحت سند
اُس کے تحت میں لکھا ہے ۔

لم يمر زمن على جمع الكتاب حتى
شك قوم من النقاد والمؤرخين
في صحة نسبته وكان في مقدمتهم
ابن خلكان فنسبه الى جامعه
وتبعه على هذا القول الصفدي
وغيره فتغلغل الشك بين القوم
الى اليوم وكان تسمية الشريف
الرضي بلقب جده المرتضى

نہج البلاغہ کی جمع و تالیف کو زیادہ زمانہ نہ گذرا
تھا کہ بعض ارباب نظر اور مورخین نے اس کتاب
کی صحت سند میں شک کرنا شروع کر دیا ان
میں سب کا پیشرو ابن خلکان ہے جس نے
اس کتاب کو اس کے جامع کی طرف منسوب کیا
اور پھر صفدی وغیرہ نے اُس کی پیروی کی
اور پھر شریف رضی کے بسا اوقات "مرتضیٰ"
کہے جانے نے جو اُن کے دادا کے لقب کی

لبست على بعض المؤرخين التمييز بينه وبين اخيه علي بن طاهر المعروف بالمرتضى (۹۶۶ - ۱۰۴۴) فنسبوا الى هذا الاخير جمع نهج البلاغة كما فعل جرجي زيدان وزاد غيرهم كالمستشرق كليمان فجعل المرتضى مؤلف الكتاب ونحن اذا تدبرنا اسباب الشك نراها ترجع الى خمسة امور.

مناسبت سے تھا بعض لوگوں کو دھوکے میں مبتلا کردیا اور وہ ان میں اور ان کے بھائی علی بن طاہر معروف سید مرتضیٰ (متولد سنہ ۹۶۶ء متوفی سنہ ۱۰۴۴ء) میں تفرقہ نہ سمجھ سکے اور انھوں نے نہج البلاغہ کے جمع کو ثانی الذکر کی طرف منسوب کردیا جیساکہ جرجی زیدان نے کیا ہے اور بعض لوگوں نے جیسے مستشرق کلیمان نے طرہ یہ کیا کہ کتاب کا اصل مصنف سید مرتضیٰ کو قرار دیدیا۔ ہم جب اس شک کے وجوہ و اسباب پر غور کرتے ہیں تو وہ ہر پھر کے پانچ امر قرار پاتے ہیں۔

(۱) ان في نهج البلاغة من الافكار السامية والحكم الدقيقة ما لا يصح نسبته الى عصر علي.

(۱) یہ کہ نہج البلاغہ میں ایسے بلند مطالب اور دقیق فلسفی رموز ہیں جو حضرت علی کے زمانہ کی طرف منسوب نہیں ہو سکتے۔

(۲) ان فيه من التعريض بالصحابة ما لا يصدر عن رجل فاضل كعلي.

(۲) اس میں صحابہ کے متعلق ایسے تعریضات ہیں جو حضرت علی ایسے بلند مرتبہ انسان کی طرف منسوب نہیں ہو سکتے۔

(۳) ادعاء علم المغیبات وھو	(۳) غیب کی باتوں کے علم کا دعوی اور
لا یکون فعل رجل عاقل .	یہ کسی عقلمند کا کام نہیں ہے
(٤) الوصف الدقیق .	(۴) کسی بات کا وصف بیان کرنے میں موشگافی -
(٥) صناعة السجع والتنمیق التی	(۵) سجع و قافیہ اور عبارت آرائی جس کی اس
لم یتعوّدھا اھل ذلك العصر	زمانہ والوں کو عادت نہ تھی -
و لیس فی اکثر ھذہ الاسباب	لیکن یہ تمام اسباب ایسے ہیں کہ وہ اس
ما یقف عثرة فی سبیل صحة نسبة الکتاب	کتاب کی صحت سند میں سدّ راہ نہیں ہو سکتے -
فاما سمّو الافکار و دقة الحکام واصابة	پہلی بات یعنی خیالات کی بلندی اور فلسفی
المعنی فانھا فی کل عصر اذ ھی	نکتہ پردازی اور مطالب کی صحت اور مضبوطی کا
ناتجة عن الاختبار البشری	یہ ہر زمانہ میں پیدا ہو سکتی ہے - اس لئے
مرافقة ھذہ الحیوة فی تجاربھا	کہ یہ انسان کے غور و فکر اور زمانہ کے
وقد رأینا فی حیوة المؤلف	حالات سے تجربہ کے ساتھ سبق آموزی پر
واحزانہ الکثیرة وخیبة	مبنی ہے - اور مصنّف (یعنی حضرت علیؑ) کی
آمالہ مواد وافرة للتأملات	زندگی اور حضرت کے مختلف مصائب اور
العدیدة والنظریات	رنج و غم کے واقعات میں ایسے کافی اسباب
العمیقة فضلا عن ان علیًا	اور مواد فراہم ہیں کہ جنکی وجہ سے آپکے
حفظ القرآن بما فیہ	غور و فکر کی قوت زیادہ ہو جائے اور

من الآيات وكان عالما
كاكثر رجال عصره بكثير
من الحكم البليغة الموجودة
في التوراة والانجيل فامكنه
الاستقاء منها و انّما
التعريض بالصحابة
فانّه لشيئ طبيعي في
ابن آدم ان يتأفّف و
يتألّم اذ يرى نفسه
ممنوعا من نيل مراده
مصروفا عن حقه و
الانسان مهما تقدم
في الصلاح يظلّ انسانا
ضعيفا عرضة لعوامل
الطبيعة البشرية
واما علم المغيبات
فلا نتعرض له و هو

آپ حالات زمانہ میں تامل اور گہری فکر سے
کام لیں اسکے علاوہ آپ قرآن مجید اور اسکی تمام
آیتوں کے حافظ تھے۔ اور پھر اپنے زمانہ کے
بہت سے لوگوں کی طرح آپ اُن فلسفی اور
حکمی باتوں سے بھی مطلع تھے جو توریت و
انجیل میں مذکور ہیں اور اس لئے آپ کو
اُن سے اقتباس کا موقع بھی حاصل تھا
(اس عبارت میں تبصرہ نگار کے عیسائی مذہب کے
جذبات بہت زیادہ کارفرما نظر آتے ہیں)
دوسری بات یعنی صحابہ کے متعلق تعریض
یہ تو انسان کا فطری خاصہ ہے کہ وہ اُف
کرے اور رنجیدہ ہو جب اپنے تئیں اپنے
مقصد سے علیحدہ اور اپنے حق سے محروم
ہوتے دیکھے۔ اور انسان جتنا بھی بلند مرتبہ
ہو، لیکن پھر بھی انسان ہے اور انسانی خصوصیات
سے علیحدہ نہیں ہو سکتا۔
رہ گیا علم مغیبات جسکے متعلق ہم کچھ کہنا

ليس بأحسن ما في	نہیں چاہتے (بیشک ایک عیسائی کو اس بارہ
نهج البلاغة	میں سکوت ہی اختیار کرنا چاہیئے) اور یہ حصہ
واذا دققنا في الوصف	یعنی غیب کی چیزوں کا باب نہج البلاغہ میں
وكماله و اجل مظاهره	کوئی اہم درجہ نہیں رکھتا ہے کہ اس کی نسبت
في نهج البلاغة خطبة	خاص طور سے بحث کی جائے۔
الخفاش و الطاؤس	اسکے بعد آخری وجہ یعنی وصف میں موشگافی
نحكم انه سبب فاسد	اور اُسکا نمایاں نمونہ خطبۂ خفاشیہ اور طاوسیہ ہم
لان من اخص صفات	اسکے لئے بھی ہمارا فیصلہ ہے کہ یہ سبب شک کا
الشعر الجاهلي والمخضرم	بالکل غلط ہے اس لیئے کہ زمانۂ جاہلیت اور
اتمام الوصف و تتبع	پھر درمیانی دور کے اشعار کی خصوصیت یہ ہے
هيئات الموصوف الى	کہ اُس میں ہر چیز کا وصف حد کمال پر پہنچتا ہے۔
اخرها.	اور موصوف کی ہیئت اور اُسکی شکل کے
نرى ذلك في شعر	تمام خصوصیات کو پورے طور پر پیش کیا جاتا ہے
الشنفرى وامرئ القيس	یہ بات ہم کو شنفری اور امرا القیس اور
وعنترة وبشير بن عوانة	عنترہ اور بشیر بن عوانہ کے اشعار میں نظر آتی
من الجاهليين وعمر بن	ہے جو زمانۂ جاہلیت کے شعراء ہیں اور عمر بن
ابي ربيعة وامثاله من صدر الاسلام	ابی ربیعہ کے اشعار میں بھی کہ جو صدر اسلام کا

وكلهم يجادون عليا | شاعر ہے۔ اور یہ سب زمانہ ومکان کے اعتبار
زمانا ومكانا. | سے حضرت علی سے قریب رکھتے ہیں۔

ونكاد نقول القول نفسه | اور یہی ہمارا فیصلہ ہے آخری وجہ یعنی سجع و
عن السجع لولا الخطبة المعروفة | قافیہ اور عبارت آرائی کے متعلق بیشک سب سے
بالشقشقية وهي من اسباب الشك | بڑا سبب بہت سے لوگوں کے شک کا خطبہ شقشقیہ
عند الكثيرين على انه يروى ابن | ہے۔ حالانکہ ابن ابی الحدید جو نہج البلاغہ کا سب سے
ابي الحديد اشهر شارحي نهج البلاغة | مشہور شارح ہے اُسکا بیان ہے اپنے بعض اساتذہ
عن بعض مشايخه ان الشقشقية | کی زبانی کہ خطبہ شقشقیہ سید رضی کی ولادت کے
كانت معروفة قبل مولد الرضي. | قبل سے مشہور ومعروف تھا۔

اس کے بعد بحث کو ختم کرتے ہوئے لکھا ہے۔

هذا وانه لمن الفضول الافاضة | اس کتاب کی فصاحت وبلاغت اور اُسکے
بذكر بلاغة هذا التاليف و | درس و تدریس میں جو عظیم فائدہ ہے اُسکا تذکرہ
الفائدة الجمة الناتجة عن | کرنا فضول ہے۔ اس لئے کہ حقیقۃً جیسا کہ شیخ
دراسته فهو كما قال | محمد بن عبدہ نے کہا ہے "یہ کتاب حاوی اور
الشيخ محمد عبده حاو | جامع ہے تمام اُن اغراض و مقاصد کو جو
جميع ما يمكن ان يعرض | کسی انشا پرداز یا مقرر کو اپنی تحریر و تقریر
للكاتب والخاطب من | میں پیش نظر ہو سکتے ہیں اس لئے کہ اس میں

اغراض الکلام فقد تعرض للمدح	مدح مہذبانہ مذمت، فضائل و محاسن میں
والذم الادبی والترغیب فی الفضائل	ترغیب، بری باتوں سے اظہار نفرت،
والتنفیر من الرذائل والمحاورات	سیاسی خیالات، مجادلانہ مکالمات، حاکم کے
السیاسیۃ والمخاصمات الجدلیۃ	حقوق بذمہ رعیت، رعیت کے حقوق بذمہ حاکم
وبیان حقوق الراعی علی الرعیۃ	سب کچھ موجود ہیں۔ پھر تمدن کے اصول
وحقوق الرعیۃ علی الراعی والی	عدالت کے قواعد، انفرادی نصائح اور عمومی
علی الکلام فی اصول المدنیۃ	مواعظ سب کچھ مندرج پائے جاتے ہیں۔
وقواعد العدالۃ وفی النصائح	مختصر اور مؤثر لفظوں میں وہی
الشخصیۃ والمواعظ العمومیۃ او کما	ہے جیسا کہا گیا ہے کہ خالق کے
قیل بتعبیر اوجز وتاثیر اوفر ھو	کلام سے پست اور مخلوق کے
تحت کلام الخالق وفوق کلام المخلوق"	کلام سے بلند ہے۔

اس کے علاوہ اگر انسان کتب تاریخ و سیر کی سیر کرے تو اُسے جستہ جستہ نہج البلاغہ کے مندرجہ خطب و کتب کے اقتباسات اتنی کثرت سے مختلف مستند اسلامی کتب میں دستیاب ہونگے جنکے بعد اگر وہ منصف مزاج اور حقیقت پرور ہے تو کبھی علامہ سید رضی رح کی طرف کسی بدگمانی کا توہم بھی نہ کریگا بلکہ وہ یقین کریگا کہ انھوں نے یہ تمام علمی و ادبی و مذہبی مواد مختلف مستند اسلامی کتب کے تتبع کے ساتھ جمع کیا ہے بلکہ بنظر احتیاط اس میں بھی انتخاب اور انتخاب در انتخا

اصول کو محفوظ رکھا ہے۔

کامل ابن اثیر، طبری، مروج الذہب وغیرہ میں اس کا کافی ذخیرہ موجود ہے۔ نجف اشرف کے علّامہ شیخ ہادی کاشف الغطا دام ظلہ جو ایک متبحر اور وسیع النظر عالم ہیں انھوں نے "مستدرک نہج البلاغہ" یعنی امیرالمومنین کے خطب و کتب و کلمات جو نہج البلاغہ میں درج ہونے سے رہ گئے تھے ان کی جمع و تالیف کے سلسلہ میں "مدارک نہج البلاغہ" کتاب بھی تصنیف فرمائی ہے اور اسمیں نہج البلاغہ کے تمام مندرجات کو جو دوسرے کتب میں ہیں اور وہ زیادہ تر نہج البلاغہ کے قبل کے ہیں تلاش کر کے انکا حوالہ دیا ہے۔ لیکن افسوس کہ وہ کتاب شائع نہیں ہوئی ہے۔

نہج البلاغہ کے داخلی اسلوب اور طریقۂ تالیف کو جو کوئی شخص دیکھے وہ اس شرط کے ساتھ کہ متعصب، معاند، ضدی اور ہٹ دھرم نہ ہو ذاتی حیثیت سے یہ یقین کر لیگا کہ اس کتاب میں جمع و تالیف یعنی متفرق مواد کو مجتمع کر دینے کا کام انجام دیا گیا ہے اور اس میں کسی تصنیف یا ذاتی تحریر کا پتہ بھی نہیں ہے۔

یہ بھی شعبہ بہت وسیع ہے اور اس میں اس بات کی اہم ضرورت ہے کہ پورا نہج البلاغہ کا تتبع کر کے وہ مقامات پیش کر دوں جہاں اس قسم کے شواہد نمایاں ہیں جو کتاب کی تالیفی حیثیت پر روشنی ڈالتے ہیں، مگر بسر دست اس جزو کو نظر انداز کیا جاتا ہے۔

علامہ سید رضی کیطرف سے جہاں جہاں بطور حل لغات یا تبصرہ کے مختلف حواشی اور تذئیلات تحریر ہوئے ہیں انکی اور نہج البلاغہ کے متن کی عبارت میں عظیم اختلاف جو ایک ساتھ انسان کی نظر کے سامنے دو مختلف نمونے پیش کر دیتا ہے اور ایک طرف کتنا ہی جلیل القدر اور علم ادب میں گرانمایہ سہی لیکن انسان کا کلام اور دوسری طرف مافوق کلام المخلوقات اور ماتحت کلام الخالق، کلام انسان کی نظر کو اپنے تفرقہ کی طرف پوری طور سے متوجہ کر لیتا ہے جس کے بعد ایسا ہی عقل کا نابینا ہو تو وہ کہے کہ اس کلام کا مصنف یہی شخص ہے جسکی طرف جمع و تالیف کی نسبت دی جاتی ہے

پھر سید رضی رح کے دیگر تصانیف جیسے مجازات النبیؐ "خصائص الائمہ" حقائق التنزیل وغیرہ جو فعلا کتبخانوں میں موجود ہیں اُن میں اور اس کتاب نہج البلاغہ کے اسلوب تحریر، انداز بیان اور پایۂ و مرتبہ میں موازنہ یہ ایک مستقل حقیقت رساذریعہ ہے جو شکوک کیلئے خرمن سوز بجلی کی حیثیت رکھتا ہے۔

ان سب کے بعد علامہ سید رضی کی جلالت و رفعت امانت و دیانت، صداقت و حقانیت جس کے دوست دشمن سب ہی معترف ہیں اور شیعوں کے علاوہ اُن کے زمانہ والے اور بعد کے علمائے اہلسنت کی کتابیں انکے بارہ میں رطب اللسان ہیں اور عباسی خلیفۃ المسلمین کی طرف سے انکا نقابت اشراف کا عہدہ جو انتہائی جلیل القدر منصب کی شان رکھتا ہے اور پھر دارالسلام بغداد ایسے دارالخلافت اور ایسی مرکز علم و حدیث میں انکا قیام اور معاصرین کی رقیبانہ و ناقدانہ نگاہ

ایسی ذمہ دارانہ حیثیت کے شخص کی نسبت ان اسباب و حالات کی موجودگی میں یہ خیال کس قدر حقیقت سے دور اور تنگ نظری کا نتیجہ ہے کہ اُس نے ایک پوری کتاب تصنیف کر کے ایک تاریخی مذہبی بلند ہستی یعنی امیر المومنین علی بن ابیطالب کی طرف منسوب کر دی پھر نہ بغداد کی فضا میں کوئی انقلاب ہوا نہ اُسکے خلاف کوئی احتجاج کیا گیا نہ کسی قسم کی تنبیہ کی نوبت آئی۔ یہ ہرگز عقل میں آنیوالی بات نہیں ہے۔

ہم جہانتک دیکھتے ہیں علاّمہ سید رضی کے زمانہ اور اُسکے ایک عرصہ بعد تک کوئی آواز نہج البلاغہ کی صحت کے خلاف بلند نہیں ہوئی ہے اور نہ کسی نے یہ کہا کہ یہ خود سید رضی کی تصنیف ہے۔

بیشک سب سے پہلے مورخ ابن خلکان ہیں جنھوں نے کتاب کے مضامین کو دیکھکر اُنکے امیر المومنین کی زبان کا کلام ہونے میں شک کیا ہے اور لاعلمی کی حیثیت سے اُس کو خود سید رضی کی طرف منسوب کر دیا ہے لیکن یہ بالکل ظاہر ہے کہ لاعلمی کی اوپر مبنی ہونے والی نفی کسی طرح اُس ثبوت کے مقابل نہیں آسکتی جو یقینی اور قطعی دلائل کا نتیجہ ہو۔ انکار یا اعتراض کرنے والوں کے بیانات کو جب دیکھا جاتا ہے تو اُن میں صاف نظر آتا ہے کہ یہ انکار کسی محققانہ جستجو اور کاہش و کاوش کا نتیجہ نہیں ہے۔ بلکہ ان معترضین نے اکثر خود نہج البلاغہ کو اٹھا کر دیکھنے کی زحمت بھی گوارا نہیں فرمائی ہے۔ انکے مضطربانہ دور از کار بیانات ہی سے معلوم ہو جاتا ہے کہ اندھیرے میں تیر اندازی ہو رہی ہے۔

لطف یہ ہے کہ جدید زمانہ کے بہت سے مدعیان تحقیق نے بھی آنکھ بند کرکے ٹٹولتے ہوئے راستہ چلنا اچھا سمجھا ہے اور بلند بانگ دعوائے حقیقت کی ذمہ داریوں کو بالکل نظر انداز کردیا ہے۔

جرجی زیدان ایسا شخص جو "تاریخ آداب اللغۃ العربیۃ" کے ایسے موضوع پر قلم اٹھانے بیٹھا ہو وہ نہج البلاغہ کے متعلق کلام امیرالمومنین ہونے میں اظہار شک کے ساتھ اسکے جمع و تالیف کو جناب سید مرتضیٰ علم الہدیٰ کی طرف منسوب کردے جو سید رضیؒ کے بھائی اور ان سے تین برس بڑے ذوالثمانین کے لقب سے ملقب اور شافی، تنزیہ الانبیا، انتصار وغیرہ کے مصنف ہیں اور سید رضیؒ کے انتقال کے ۲۹ برس بعد تک زندہ رہے ہیں حالانکہ یہ خیال علاوہ اس تواتر سماعی کے جو ہر کتاب کے اسکے مصنف کی طرح صحیح طور سے منسوب کئے جانے کا واحد ذریعہ ہے اور نیز نہج البلاغہ کے قریب اور مصنفین کے تحریرات کے کہ وہ چاہے انکے کلام امیرالمومنین ہونے میں شک کریں مگر انکی جمع و تالیف کو سید رضی کی طرف نسبت دینے پر متفق ہیں خود نہج البلاغہ کے مطالعہ سے بھی غلط ثابت ہوا اس لئے کہ اس میں "خصائص الائمہ" کا حوالہ موجود ہے اس طرح کہ اس کو ہم نے خصائص الائمہ میں لکھا ہے اور کتاب خصائص باتفاق کل علامہ سید رضی ہی کی کتاب ہے جو سید مرتضیٰ رح کی نہیں ہے۔

کتاب منتخب فی تاریخ آداب العربیہ جو عطایا دمشقی کی تصنیف ہے اور اس

مصر میں ۱۹۱۲ء میں شائع ہوئی ہے اُس کے صفحہ ۴۰ پر امیر المومنین علی بن ابی طالب
کے حالات میں مذکورہ بالا تحقیق میں ترجمہ کر کے سونے پر سہاگے کا کام کیا ہے اور
عجیب و غریب گہرافشانی کی ہے جو نذرِ ناظرین ہے ۔

الخلیفۃ امیر المومنین علی بن	خلیفہ امیر المومنین علی بن ابی طالب آپکی
ابی طالب توفی سنہ ۶۶۳ء وقد اشتہر	وفات سنہ ۶۶۳ء میں ہوئی ہے اور آپ اسلام
فی الجیل الاول من الہجرۃ	میں اپنے علم اور شاعری کے سبب سے بہت
بعلمہ و شعرہ ولہ مجموع	مشہور ہوگئے تھے ۔ اور آپکا ایک مجموعہ
مائۃ حکم ترجم الی الفارسیۃ	حکیمانہ اقوال کا جس کا فارسی اور ترکی میں
والترکیۃ وکتاب نہج البلاغۃ	ترجمہ ہوا ہے ۔ اور نہج البلاغہ ہے کہ جو
وھو مجموع خطب و مواعظ	مجموعہ ہے خطب اور مواعظ کا ۔ اور ایک
وینسبون لہ دیوان شعر	دیوان اشعار کا بھی آپ کی طرف منسوب ہے
یدعی انوار العقول والصحیح	جس کا نام ہے انوار العقول اور واقعہ یہ ہے
ان بعض ھذہ الحکم والمواعظ	کہ ان میں سے بعض حکم اور مواعظ اور تقاریر
والعقائد ھو من تالیف و نظم الخلیفۃ	تو تالیف اور نظم خلیفہ علی کی ہیں لیکن اکثر
علی ولکن اکثرھا کما یظنہ المحققون	ان میں سے جیسا کہ محققین علماء کا خیال
من العلماء من قلم احد الشعراء	ہے وہ آپ کی نسل کے ایک شاعر امام شریف
من نسلہ وھو الامام شریف مرتضیٰ المتوفی سنہ ۱۰۴۴	مرتضیٰ کی تصنیف ہیں جن کا انتقال سنہ ۱۰۴۴ء میں ہوا

واہ سبحان اللہ کیا کہنا اس تاریخی تحقیقات کا جس پر علم و تحقیق آٹھ آٹھ آنسو روئیں۔ کتب رجال۔ تراجم علماء و تواریخ اسلام سامنے ہیں ذرا دیکھا تو جائے کہ یہ شریف مرشد کون ہیں جنکی طرف اس کتاب کو منسوب کیا جا رہا ہے۔ اور پھر کاش اپنا خیال درج کیا ہوتا۔ مگر قیامت تو یہ ہے کہ محققین علماء کی طرف نسبت دی ہے۔ اب یہ محفل محققین دیکھنے کے قابل ہے جو مصنف کے عالم خواب میں مرتب ہوئی تھی اور جو ممنون تعبیر بھی نہیں ہے۔ کیا ایسے ہی کمزور متزلزل بے اصل خیالات سے ان قطعی اور یقینی دلائل اور اقوال علماء کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے جو نہج البلاغہ کی صحت کے متعلق سابق میں درج کئے گئے۔

تمام شد

فہرست رسائل امامیہ مشن رجسٹرڈ لکھنؤ

نمبر شمار	نام رسالہ	قیمت	خرچہ ڈاک	نمبر شمار	نام رسالہ	قیمت	خرچہ ڈاک
۱	قاتلان حسینؑ کا مذہب	۰۴ر	لـر	۲۰	دی مارٹیرڈم آف حسینؑ	۲ر	ٹر
۲	تحریف قرآن کی حقیقت (ختم)	۰۶ر	لـر	۲۱	اسوۂ حسینی	۰۷ر	لـر
۳	مولود کعبہ (ختم)	لـر	ٹر	۲۲	جنگ صفین	۳ر	ٹر
۴	وجوہ محبت	۰۴ر	لـر	۲۳	تذکرہ حفاظ شیعہ حصہ اول	۰۶ر	لـر
۵	اصول دین اور قرآن	۰۴ر	لـر	۲۴	" " حصہ دوم	۰۵ر	لـر
۶	اتحاد الفریقین حصہ اول	۰۴ر	لـر	۲۵	مقصود کعبہ	لـر	ٹر
۷	حسینؑ اور اسلام (اردو)	۰۱ر	ٹر	۲۶	مذہب باپ بہا حصہ دوم	۹ر	[illegible]
۸	" " (ہندی)	لـر	ٹر	۲۷	مذہب اور سائنس	لـر	ٹر
۹	" " (انگریزی)	ختم		۲۸	معرکۂ کربلا	ختم	
۱۰	متعہ اور اسلام	۹ر	۲ر	۲۹	کربلا کا مہا یودھ	"	"
۱۱	امامت ائمہ اثنا عشر اور قرآن	۰ر	ٹر	۳۰	دی ٹریجڈی آف کربلا (انگریزی)	۲ر	ٹر
۱۲	تجارت اور اسلام (ختم)	۳ر	لـر	۳۱	اسلام کی حکیمانہ زندگی	۹ر	لـر
۱۳	اتحاد الفریقین حصہ دوم (ختم)	۰۴ر	لـر	۳۲	دور استبداد	۰۴ر	لـر
۱۴	علی اور کعبہ (ختم)	لـر	ٹر	۳۳	حقیقت بدار	۲ر	ٹر
۱۵	رجال بخاری حصہ اول	۰۶ر	لـر	۳۴	خطیب آل محمدؐ	۰۴ر	لـر
۱۶	مذہب باپ و بہا حصہ اول	۰۵ر	لـر	۳۵	تدوین حدیث	لـر	ٹر
۱۷	نور وذ وغدیر	لـر	ٹر	۳۶	مطلوب کعبہ	لـر	ٹر
۱۸	مجاہدۂ کربلا	۲ر	ٹر	۳۷	محاربۂ کربلا	۲ر	ٹر
۱۹	کربلا کا اتم بلیدان (ہندی)	ختم		۳۸	اسلام کا پیغام اردو	۰ر	ٹر

۳۹	دی میسیج آف اسلام انگریزی	۱۰؍	۳؍	۴۸	شہدائے کربلا	۱۲؍	۱؍
۴۰	اثبات عزاداری	۴۰؍	۱؍	۴۹	کربلا کا محاصرہ (ہندی)	۴؍	۳؍
۴۱	مسئلہ فدک	۵۰؍	۱؍	۵۰	حسین اینڈ دی پیپل آف کربلا	۱؍	۳؍
۴۲	تاجدار کعبہ	۱؍	۳؍	۵۱	شہید اعظم	۱؍	۳؍
۴۳	خلافت و امامت حصہ اوّل	۵۰؍	۱؍	۵۲	لا تفسدوا فی الارض	۸؍	۱؍
۴۴	〃 〃 حصہ دوم	۴۰؍	۱؍	۵۳	نہج البلاغہ کا استناد	۴؍	۱؍
۴۵	〃 〃 حصہ سوم	۴؍	۱؍	۵۴	خلافت و امامت حصہ چہارم	زیر طبع	
۴۶	تحقیق اذاں	۱؍	۳؍	۵۵	شہدائے کربلا حصہ دوم	〃	
۴۷	ذوالجناح	۱۰؍	۳؍	۵۶	ائمہ کے تعلیمات	〃	

فہرست کتب امامیہ مشن بک ایجنسی

نمبر شمار	نام رسالہ	قیمت	خوشخط	نمبر شمار	نام رسالہ	قیمت	خوشخط
۱	حسین دی مارٹر (انگریزی) ختم	۱۲؍	۱۲؍	۸	رسالہ رسول کی بیٹی	۴؍	؁
۲	الشہید	۱۰؍	۱۲؍	۹	تکمیل عصمت	۱۰؍	
۳	کائنات قبل از اسلام	۳؍	۳؍	۱۰	رجال بخاری حصہ دوم	۶؍	
۴	قاتلان حسین کی گرفتاری	۸؍	۲؍	۱۱	ڈیریم نزم اینڈ فرشی آل بیت علیہم (انگریزی)	۱۲؍	
۵	تحقیق و بینات	۸؍	۲؍	۱۲	تاریخ ازدواج	۸؍	
۶	ذخیرۃ الاحکام	۴؍	۱؍	۱۳	الہامی کلمات	۳؍	
۷	صحیفۂ تجلی (رباعی)	۸؍	۱؍	۱۴	شہید اسلام	۱۲؍	

پرنٹر ممتاز حسین جونپوری۔ پبلشر سید محمد رضا نقوی۔